عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۶ - شمارہ ۲۱

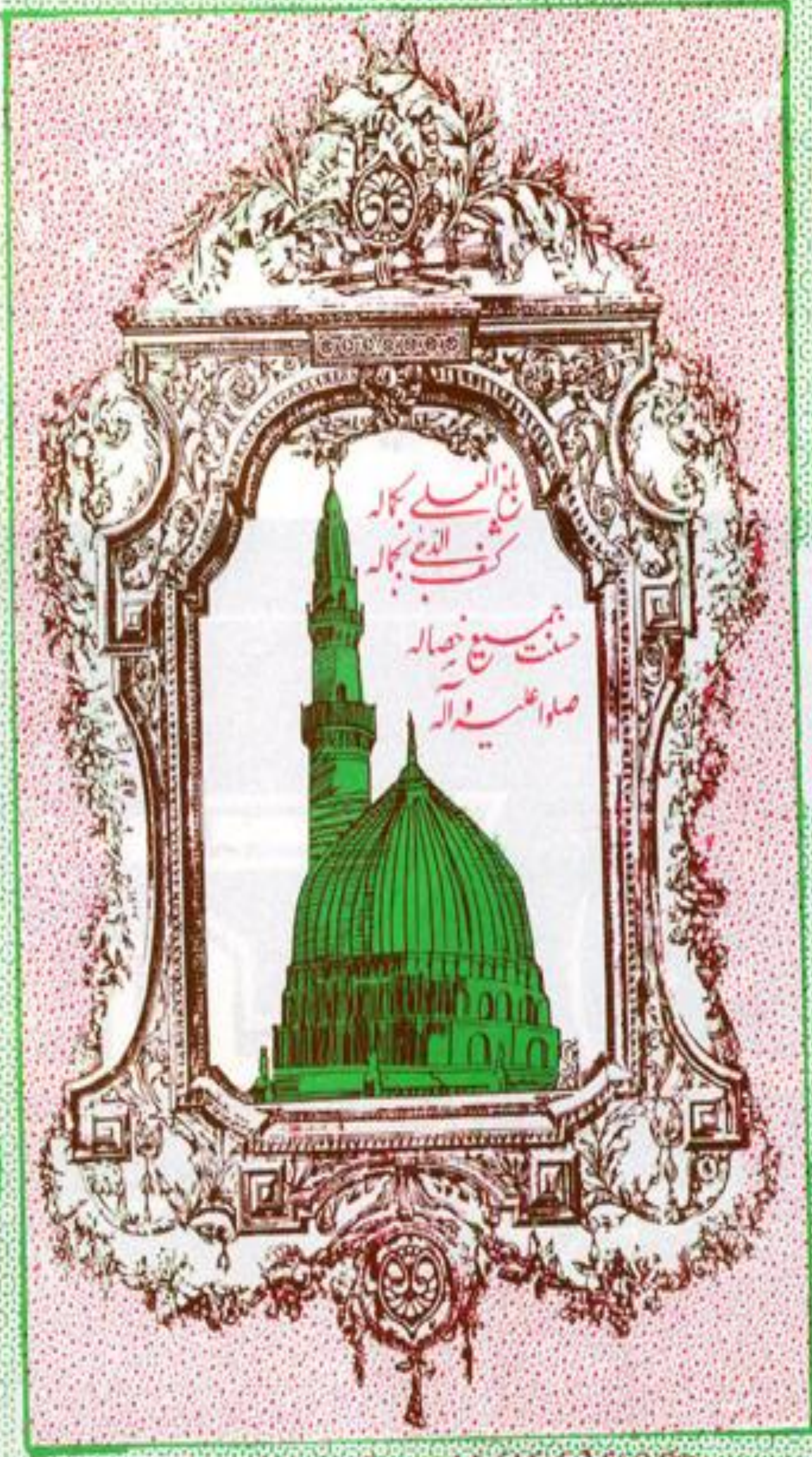

یا ایہا النبی انا ارسلنٰک شاہدا و مبشرا و نذیرا

وانک لعلی خلق عظیم

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
پر خاص مضامین

مرزا طاہر کیسے بھاگا؟
قادیانی کمانڈوز کے ڈرائیور
اختر ایاز کا قبول اسلام
اہم انکشافات

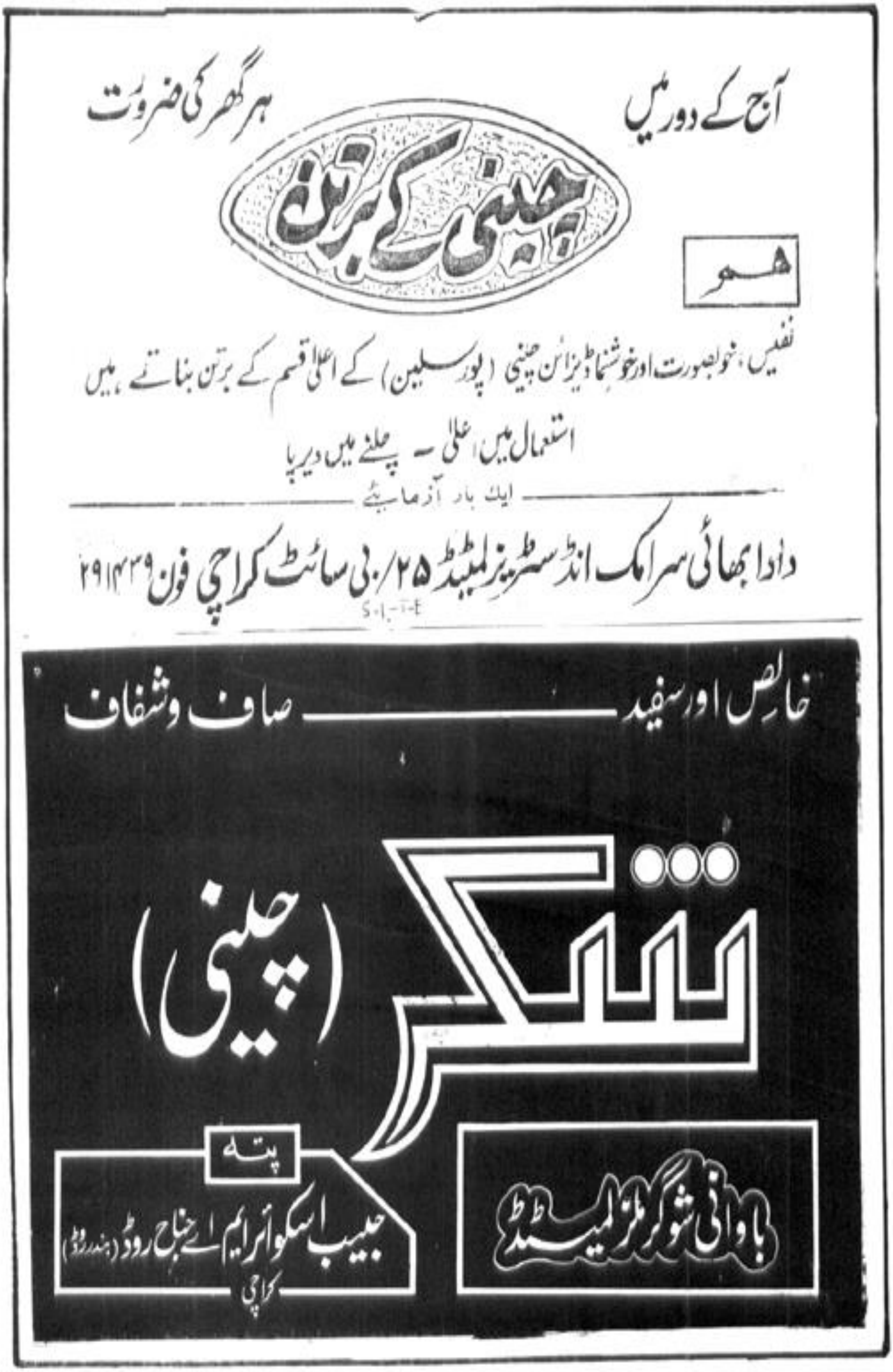

آج کے دور میں
ہر گھر کی ضرورت
چینی کے برتن
ہم
نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
استعمال میں اعلیٰ ۔ چلنے میں دیرپا
ایک بار آزمائیے
دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۳۹
S.I.T.E
خالص اور سفید ——— صاف وشفاف
سنگر
(چینی)
باوانی شوگر ملز لمیٹڈ
پتہ
حبیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ)
کراچی

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ | ۱۳ تا ۱۹ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ مطابق ۷ تا ۱۳ نومبر ۱۹۸۷ء | شمارہ نمبر ۲۱

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون: ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے ـــ ششماہی ۵۵/- روپے

سہ ماہی ۳۰/- روپے ـــ فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ـــ ۴۲۵ روپے

افریقہ ـــ ۳۷۵ روپے

یورپ ـــ ۳۷۵ روپے

ایشیا ـــ ۳۷۵ روپے

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ـــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـــ پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــ برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــ بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ـــ متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــ جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــ برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــ کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ـــ عبدالرؤف جتوئی

گوجرانوالہ ـــ حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ ـــ ایم عبدالرحیم شکر گڑھ

مری ـــ قاری محمد اسد اللہ عباسی

بہاولپور ـــ محمد اسماعیل شجاع آبادی

بھکر/کوٹ ـــ حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی

جھنگ ـــ غلام حسین

ٹنڈو آدم ـــ محمد راشد مدنی

پشاور ـــ مولانا نور الحق نور

لاہور ـــ طاہر رزاق، مولانا کریم بخش

مانسہرہ ـــ سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد ـــ مولوی فقیر محمد

لیہ ـــ حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسمٰعیل خان ـــ محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان ـــ فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ/سانگلہ ـــ محمد متین خالد

ملتان ـــ عطاء الرحمان

سرگودھا ـــ حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) ـــ نذیر احمد بلوچ

گجرات ـــ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ـــ قاری محمد اسمٰعیل رشیدی • اسپین ـــ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ـــ

امریکہ ـــ چوہدری محمد شریف نکودری • ڈنمارک ـــ محمد ادریس • ٹورنٹو ـــ حافظ سعید احمد

دوبئی ـــ قاری محمد اسماعیل • ناروے ـــ میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن ـــ عامر رشید

ابوظہبی ـــ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ـــ محمد زبیر افریقی • مونٹریال ـــ آفتاب احمد

آسٹریلیا ـــ ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ـــ محمد اخلاص احمد •

باربڈوس ـــ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ـــ اسماعیل ناخدا •

سوئٹزرلینڈ ـــ اے کیو انصاری • ری یونین فرانس ـــ عبدالرشید بزرگ •

برطانیہ ـــ محمد اقبال • بنگلہ دیش ـــ محی الدین خان •

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا ـــ طابع: سید شاہد حسن ـــ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ـــ مقام اشاعت: ۲۰/اے سارہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی ۳ •

صدیق آباد میں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکز ختم نبوت صدیق آباد (جس کا مرزائی نام ربوا تھا) میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ امسال چھٹی سالانہ کانفرنس تھی۔ اس کانفرنس کے علاوہ بھی وقتاً فوقتاً یہاں جلسے منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ اللہ تبارک کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس کانفرنس میں شریک ہونے والے شمع ختم نبوت کے پروانوں کا ہر سال اضافہ ہی ہوتا رہتا ہے، کمی نہیں ہوتی، جن حضرات کی کانفرنس میں تقریریں ہوتی ہیں۔ کانفرنس میں شریک ہونے والے حضرات ان کی تقریریں دوسرے مقامات پر بھی سنتے رہتے ہیں۔ صدیق آباد ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کا مقصد حصولِ سعادت کے علاوہ عقیدۂ ختم نبوت کے ساتھ اٹوٹ رشتے اور تعلق کا اظہار ہوتا ہے۔

امسال ہمارا ملک عجیب صورت حال سے دوچار ہے۔ پاکستان کو مٹانے کے لئے کفر متحد ہو چکا ہے۔ اس متحدہ محاذ کے سرخیل قادیانی ہیں۔ پشاور سے لے کر کراچی تک پورا ملک اس متحدہ محاذ کی زد میں ہے، دھماکے ہو رہے ہیں، انسانی خون بہہ رہا ہے، خاندان اجڑ رہے ہیں، پورے ملک میں خوف و ہراس کی کیفیت ہے، جہاں بھی انسانوں کا ہجوم دیکھتے ہیں دھماکے کر ڈالتے ہیں، اسی انداز میں دھماکوں کا سلسلہ لاہور میں منعقدہ جمعیت اہل حدیث کے جلسے سے ہوا جس میں ممتاز اہل حدیث راہنما علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی کے علاوہ متعدد اہل حدیث راہنما اور کارکن شہید ہو گئے، علاوہ ازیں ملک میں مولانا محمد اسلم قریشی سے اغوا کی وارداتیں شروع ہوئیں اور اب تک ہو رہی ہیں۔ ڈاکوؤں کے روپ میں بے گناہ شہریوں کے قتل کا سلسلہ بھی جاری ہے اور صوبہ سندھ جیسا حساس صوبہ اس فتنۂ قتل و غارتگری کی زد میں ہے، علاقائی اور لسانی عصبیتوں کا فتنہ بھی اٹھ کھڑا ہوا جس کی وجہ سے بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہے، اور اس فتنہ نے اب تک سینکڑوں انسانوں کی زندگی کے چراغ گل کر دئیے ہیں۔ ان حالات میں جبکہ پورا ملک خوف و ہراس میں مبتلا ہے اس کانفرنس میں حاضری بہت کم ہونی چاہئے تھی لیکن پہلے سالوں کی نسبت امسال حاضری بہت زیادہ تھی۔

کانفرنس میں حاضری سال بہ سال جتنی زیادہ ہوتی جاتی ہے وہاں کے پرانے باشندے قادیانی زندیقوں پر اس کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور ان کی سوچ کے دھارے بسوئے اسلام مڑ جاتے ہیں، ان میں آپس میں یہ گفتگوئیں شروع ہو جاتی ہیں کہ جس راہ پر ہم گامزن ہیں وہ مکہ، مدینہ اور جنت کی طرف جانے والی راہ نہیں ہے بلکہ اس سے ہم سوئے جہنم رواں دواں ہیں۔ آپس کی ان چہ میگوئیوں کی رپورٹیں جب رائل فیملی کو جاتی ہیں تو ان کے ہاتھوں کے طوطے اڑ جاتے ہیں اور پھر اس کے ایوانوں سے جو آہیں، سسکیاں اور چیخیں بلند ہوتی ہیں، وہ صرف وہاں ہی نہیں بلکہ ٹیلی پرنٹروں، ٹیلیکس اور ڈی اینڈ ٹی کی لائنوں سے بھی سنی جا سکتی ہیں۔ اس مرتبہ کانفرنس سے لے کر اب تک صدیق آباد سے کراچی، لندن اور لندن سے کراچی صدیق آباد لاتعداد کالیں ہو چکی ہیں۔ لاہور، اسلام آباد، راولپنڈی اور دوسرے شہروں کے واسطے سے جو کالیں ہوئیں وہ حساب سے باہر ہیں۔

ایسی صورت میں رائل فیملی قادیانیوں کی سوچ کا رخ بدلنے کے لئے اپنے رسائل و جرائد میں قادیانیوں کے خلاف خوب پروپیگنڈا کراتی ہے، اگر اجتماع پچاس ہزار کا ہو تو لکھتے ہیں کہ پانچسو آدمی شریک ہوئے، ایک لاکھ کا ہو تو لکھتے ہیں بمشکل ایک ہزار تھے، اس طرح لکھنے سے ان کے دو مقصد ہوتے ہیں۔

۱۔ دل برداشتہ اور دل گرفتہ ربوائی قادیانیوں کی اشک شوئی اور ان کے دل و دماغ میں رائل فیملی کے خلاف پیدا ہونے والے باغیانہ اثرات کا ازالہ۔

۲۔ اپنی جماعت کے بانی مسٹر غلام افرنگ قادیانی کی وہ "سنت" پوری کرنا جو اس نے براہین احمدیہ حصۂ پنجم میں لکھی ہے کہ ۵ اور ۵۰ میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔

بہرحال جب سے وہاں مرکز ختم نبوت قائم ہوا اور جب سے کانفرنس ہونے لگی اس وقت سے کافی تعداد میں قادیانی مسلمان ہو چکے ہیں، آئندہ بھی ہوتے رہیں گے اور انشاءاللہ وہ دن دور نہیں جب اس سرزمین سے رائل فیملی اس طرح بھاگے گی جس طرح مرزا طاہر وہاں سے بھاگ کر گیا ہے۔ جانا بھی کہاں ہے ان کا اصل وطن برطانیہ ہی ہو سکتا ہے، لیکن وہاں بھی ختم نبوت کا مرکز قائم ہو چکا ہے۔ الحاج مولانا محمد یوسف متالا مدظلہ، وہاں کے دوسرے علماء کرام، الحاج مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا، ایڈیٹر ختم نبوت انٹرنیشنل، مولانا

منظور احمد الحسینی، مولانا نذیر احمد بلوچ ان کے تعاقب میں وہاں موجود ہیں، یا جب ضرورت پڑی تعاقب کے لئے پہنچ جائیں گے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ یہ بھاگ کر چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے؟

ہمارے خیال میں ان کی آخری منزل اب جہنم ہی ہو سکتی ہے۔ جہاں مرزا غلام افرنگ قادیانی، نور دین بھیروی، مرزا محمود، مرزا ناصر، چودھری ظفر اللہ کے علاوہ بہت سے بڑے، چھوٹے قادیانی ان کے استقبال کے لئے شدت سے منتظر ہیں۔

کانفرنس میں جہاں تقریریں ہوئیں وہاں حکومت پاکستان سے کچھ مطالبات بھی کئے گئے جن میں سرفہرست مولانا محمد اسلم قریشی کیس حل کرنے، جمعیت اہل حدیث کے جلسے میں بم کا دھماکہ کرنے والے مجرموں کو گرفتار کر کے سخت سزا دینے، سکھر بم کیس اور ساہیوال کیس کے سزا یافتہ مجرموں کی سزا پر فوراً عمل کرنے، سندھ میں متعدد قادیانیوں کے قتل میں ملوث مسلمانوں کے خلاف قائم مقدمات واپس لینے، کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو برطرف کرنے، شناختی کارڈ کے فارموں اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کرنے، قادیانیوں کی طرف سے کلمۂ طیبہ کی توہین اور شعائر اللہ کی تذلیل روکنے اور ربوہ کا نام صدیق آباد رکھنے کے مطالبات شامل ہیں ——— ہمیں افسوس ہے کہ یہ مطالبات اس حکومت سے کئے جا رہے ہیں جو اسلام کی دعویدار ہے۔ نام کے لحاظ سے بھی یہ مسلم لیگ کی حکومت ہے جو بانی پاکستان ہونے کی مدعی ہے ——— وہ مسلم لیگ جو ۱۹۵۳ء میں شمع ختم نبوت کے دس ہزار اور بقول آنجہانی مرزا ناصر ۱۰ ہزار پروانوں کی قاتل ہے ——— پاکستانی عوام پر قادیانیوں کو مسلط کرنے، عہدوں اور جائیدادوں سے نوازنے کا سہرا بھی مسلم لیگ ہی کے سر ہے۔ اب جبکہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے اور قانونی لحاظ سے ان کے لئے کلمۂ طیبہ اور دوسرے شعائر اسلام، تلاوت قرآن، نماز، روزہ وغیرہ کے استعمال پر پابندی ہے تو مسلم لیگ کو چاہئیے کہ وہ اپنی سابقہ کوتاہیوں، غلطیوں اور مظالم کی تلافی کرے اور قادیانیوں کو نکیل ڈالے۔ ہمیں امید ہے کہ وزیر اعظم جونیجو صاحب اس طرف فوری توجہ دیں گے اور ملک کے عوام میں پائی جانیوالی بے چینی کا ازالہ کریں گے۔

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کیطرف سے کانفرنس کے شرکاء کو مبارکباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مرشد العلماء، شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے ایک پیغام میں ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد کی کامیابی پر دلی مسرت کا اظہار فرمایا ہے ——— انہوں نے فرمایا کہ کراچی سے لیکر خیبر تک جو دوست اس جلگی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اپنا قیمتی وقت نکال کر کانفرنس میں شریک ہوئے اور ہر طرح کا تعاون کیا میں انہیں اس عظیم سعادت کے حصول پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو دین و دنیا کی کامرانیاں نصیب فرمائے اور اس میں شرکت کو قبول فرماتے ہوئے اسے اخروی نجات کا ذریعہ بنائے آمین۔ میں ان علماء کرام، خطباء اور مقررین حضرات کے لئے بھی دعاگو ہوں جنھوں نے اس کانفرنس میں شرکت کر کے اس سرزمین کے ان باسیوں پر جو کفر و ارتداد میں مبتلا ہیں اور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑ چکے ہیں، حق و صداقت کو واضح کیا۔ میں ان نوجوانوں اور جماعتی احباب کے لئے بھی دعاگو ہوں جنھوں نے شب و روز ایک کر کے کانفرنس کو کامیاب بنانے کی کوشش کی اور انتظامات میں ہاتھ بٹایا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ بھی تعاون کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی مرضیات پر چلنے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے لئے خلوص سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

کوئی قادیانی
استاذ اسلامیات کا مضمون نہیں پڑھا سکتا
اس پر عمل درآمد ہر مسلمان عاشق رسولؐ کا دینی فریضہ ہے
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان، پاکستان

بدترین عادتیں —— بخل اور بزدلی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رح

۲ - حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا کہ قیامت کے دن آدمی ایسا (ذلیل ضعیف) لایا جائے گا. جیسا کہ بھیڑ کا بچہ ہوتا ہے اور اللہ جل جلالہٗ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ ارشاد ہوگا کہ میں نے تجھے مال عطا کیا، حشم و خدم دیئے، تجھ پر نعمتیں برسائیں. تو نے ان سب انعامات میں کیا کارگزاری کی۔ وہ عرض کرے گا کہ میں نے خوب مال جمع کیا، اس کو اپنی کوشش سے، بہت بڑھایا اور جتنا شروع میں میرے پاس تھا اس سے بہت زیادہ کر کے چھوڑ آیا، آپ مجھے دنیا میں واپس کر دیں، میں وہ سب آپکی خدمت میں حاضر کر دوں. ارشاد ہوگا مجھے تو وہ بتا جو تو نے زندگی میں (ذخیرہ کے طور پر آخرت کے لیے) آگے بھیجا ہو وہ پھر اپنا پہلا کلام دہرائے گا، کہ میرے پروردگار میں نے اس کو خوب جمع کیا۔ اور خوب بڑھایا. اور جتنا شروع میں تھا اس سے بہت زیادہ کر کے چھوڑ آیا آپ مجھے دنیا میں واپس کر دیں میں وہ سب لے کر حاضر ہوں. (یعنی خوب صدقہ کردں تاکہ وہ سب یہاں میرے پاس آجائے.) چونکہ اس کے پاس کوئی ذخیرہ ایسا نہ نکلے گا جو اس نے اپنے لیے آگے بھیج دیا ہو. اس لیے اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا"

فائدہ: ہم لوگ تجارت میں، زراعت میں اور دوسرے ذرائع سے روپیہ کمانے میں جتنی محنت اور دردسری کر کے جمع کرتے ہیں وہ سب اسی لیے ہوتا ہے کہ کچھ ذخیرہ اپنے پاس موجود رہے، جو ضرورت کے وقت کام آئے، نہ معلوم کس وقت کیا ضرورت پیش آجائے۔ لیکن جو اصل ضرورت کا وقت ہے اور اس کا پیش آنا بھی ضروری اور اس میں اپنی سخت احتیاج بھی ضروری ہے، اور یہ بھی یقینی کہ اس وقت صرف یہ کام آئے گا. جو اپنی زندگی میں خدائی بنک میں جمع کر دیا گیا ہو. کہ وہ تو جمع شدہ ذخیرہ بھی پورا کا پورا ملے گا۔ اور اس میں اللہ جل شانہٗ کی طرف سے اضافہ بھی ہوتا رہے گا لیکن اس کی طرف بہت ہی کم التفات کرتے ہیں۔ حالانکہ دنیا کی یہ زندگی چاہے کتنی ہی زیادہ ہو جائے بہرحال ایک دن ختم ہو جانے والی ہے اور آخرت کی زندگی کبھی بھی ختم ہونے والی نہیں ہے دنیا کی زندگی میں اگر اپنے پاس سرمایہ نہ ہے تو اس وقت محنت مزدوری بھی کی جا سکتی ہے. بھیک مانگ کر بھی زندگی کے دن پورے کیے جا سکتے ہیں لیکن آخرت کی زندگی میں کوئی صورت کمائی کی نہیں ہے، وہاں صرف وہی کام آئے گا جو ذخیرہ کے طور پر آگے بھیج دیا گیا.

ایک حدیث میں حضور کا ارشاد ہے کہ میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس کی دونوں جانب تین سطریں سونے کے پانی سے لکھی ہوئی دیکھیں پہلی سطر میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا تھا. دوسری سطر میں مَا قَدَّمْنَا وَجَدْنَا وَمَا اَکَلْنَا رَبِحْنَا وَمَا خَلَّفْنَا خَسِرْنَا. لکھا تھا. (جو ہم نے آگے بھیج دیا وہ پالیا اور جو دنیا میں کھایا وہ نفع میں رہا اور جو کچھ چھوڑ آئے وہ نقصان میں رہا) اور تیسری سطر میں لکھا تھا، اُمَّةٌ مُذْنِبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ (امت گنہگار اور رب بخشنے والا ہے)۔ (برکات ذکر)

پہلی فصل کی آیات میں ۳ پر گزر چکا ہے کہ اس دن نہ تجارت ہے، نہ دوستی، نہ سفارش، اسی فصل میں نمبر ۳۰ پر اللہ جل شانہٗ کا ارشاد گذرا ہے کہ ہر شخص یہ دیکھ لے کہ اس نے کل کے لیے کیا بھیجا ہے

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو فرشتے تو یہ پوچھتے ہیں کہ کیا ذخیرہ اپنے حساب میں جمع کرایا؟ کیا چیز کل کے لیے بھیجی؟ اور آدمی یہ پوچھتے ہیں کیا مال چھوڑا (مشکوٰۃ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم میں کون شخص ایسا ہے جس کو اپنے وارث کا مال، اپنے سے زیادہ محبوب ہو. صحابہؓ نے عرض کیا، یارسول اللہ ہم میں کوئی بھی ایسا نہیں جس کو اپنا مال اپنے وارث سے زیادہ محبوب نہ ہو. حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. اپنا مال وہ ہے جو اس نے آگے بھیج دیا اور جو چھوڑ دیا، وہ اس کا مال نہیں، اس کے وارث کا مال ہے.

(مشکوٰۃ عن البخاری)

ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہے کہ آدمی کہتا ہے، میرا مال، میرا مال، اُسکے مال میں سے اس کے لیے صرف تین چیزیں ہیں. ۱ جو کھا کر ختم کر دیا. ۲ یا پہن کر پرانا کر دیا. ۳ یا اللہ کے یہاں اپنے حساب میں جمع کرا دیا. اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ اس کا مال نہیں ہے لوگوں کے لیے چھوڑ جائے گا.

(مشکوٰۃ)

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی

تحریر: حکیم محمد سعید صاحب

ہمارے پیارے وطن پاکستان سے مغرب کی طرف ایک ملک ہے جس کا نام عرب ہے۔ یہاں ہر طرف ریت ہی ریت ہے گرمی زیادہ پڑتی ہے بارش کم پڑتی ہے۔ یہاں کے لوگ بہادر ضرور تھے مگر بڑے ظالم و جاہل تھے معمولی سی بات پر برسوں تک آپس میں جنگیں کرتے جس سے گھر کے گھر ویران ہو جاتے۔ عورتوں پر ظلم کرتے معصوم لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ محتاج اور یتیموں کا مال چھینتے۔ مسافروں اور راہ گیروں کو لوٹتے اللہ کے بجائے اللہ کے بندوں کی پوجا کرتے اور انسانوں کو معبود سمجھتے۔ جب ظلم حد سے بڑھ گیا اور دنیا میں امن باقی نہیں رہا اللہ تعالےٰ سے بغاوت نے فتنہ و فساد کی آگ پوری دنیا میں بھڑکا دی تو خالق کائنات نے عرب کی بستی "مکہ" میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا۔ آپؐ کو ساری دنیا کے لیے آخری نبی بنایا۔ اور ایک ایسی کتاب آپؐ پر نازل فرمائی جس میں رہتی دنیا تک کے لیے زندگی کا مکمل ضابطہ اور پوری ہدایات موجود ہیں۔

آپؐ نے اپنی تعلیم سے اور اپنے عمل سے اللہ کی بندگی، عدل، انصاف، امن، انسانیت، شرافت، سچائی اور اچھائی کی روشنی پھیلائی۔ یہ روشنی آج بھی ساری دنیا میں موجود ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانے والا خود اپنی زندگی کو بھی سنوار سکتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی۔ آپؐ کی تعلیم نے پوری دنیا کی کایا پلٹ دی۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی پوری زندگی کو ہم لوگوں کے لیے نمونہ بنایا ہے، اس لیے ہمیں آپؐ کے بارے میں سب کچھ جاننے کی اور آپؐ کو پہچاننے کی پوری پوری کوشش کرنی چاہیے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے ایک بڑے مشہور شہر مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپؐ کا قبیلہ قریش عرب والوں میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ آپ کے والد کا نام حضرت عبداللہ اور والدہ کا نام حضرت آمنہ تھا۔ آپؐ کی پیدائش سے پہلے ہی آپؐ کے والد حضرت عبداللہؓ کا انتقال ہو گیا۔ اور جب آپ چھٹے سال کے تھے تو آپؐ کی والدہ حضرت آمنہ بھی دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ اور آپؐ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے پرورش کی۔ ان کے انتقال کے بعد آپؐ کے چچا حضرت ابوطالب نے آپؐ کی پرورش اور دیکھ بھال کی ذمے داری لی۔

آپؐ کا بچپن بڑا اچھا تھا۔ آپؐ ہمیشہ سچ بولتے۔ بڑوں کی عزت کرتے۔ صاف ستھرے رہتے پیاری پیاری اور میٹھی میٹھی باتیں کرتے۔ اس زمانے میں بُری باتیں پھیلی ہوئی تھیں۔ مثلاً شراب پینا، جوا کھیلنا لوگوں پر ظلم کرنا، کمزوروں کو ظلم کا نشانہ بنانا، ان سے آپ کا دامن بالکل پاک تھا۔ آپؐ اپنی سچائی، دیانت داری، امانت داری، غریبوں اور یتیموں کی غم خواری اور اپنے بلند اخلاق کی وجہ سے تمام مکے والوں میں شروع ہی سے ممتاز رہے اسی وجہ سے لوگوں نے آپ کو صادق اور امین کا لقب دے رکھا تھا۔

جب آپؐ کی عمر چالیس برس کی ہوئی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ آپؐ نے اپنی رسالت و نبوت کا اعلان فرمایا اور لوگوں کو صرف اللہ کی بندگی اور عبادت کا حکم دیا۔ آپؐ پر جو کتاب نازل ہوئی اس کا نام قرآن مجید ہے قرآن کسی خاص قوم کے لیے نہیں بلکہ ساری دنیا کے لیے ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو حکم دیا کہ آپؐ لوگوں کو اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بُری باتوں سے روکیں۔ اور لوگوں کو بتائیں کہ سچا راستہ یہ ہے کہ لوگ صرف اور صرف اللہ کی بندگی کریں۔ بتوں کی پوجا نہ کریں۔ غریبوں اور مسکینوں پر رحم کریں۔ ماں باپ سے اچھا سلوک کریں۔ بڑوں کی عزت کریں۔ اور کسی کا مذاق نہ اڑائیں۔ کسی کو بُرے نام سے نہ پکاریں۔ پیٹھ پیچھے کسی کی بُرائی نہ کریں۔ اپنے اعلیٰ خاندان پر غرور نہ کریں۔ کسی کی ناجائز طرف داری نہ کریں۔ سارے ایماندار آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں، نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، رمضان کے روزے رکھیں اور حج کریں۔ آپؐ نے بتایا کہ روئے زمین کے سارے انسان برابر ہیں۔ آدمی کی اچھائی کا معیار آپؐ نے یہ بتایا کہ اس کا عمل اچھا ہو۔ اور وہ اللہ سے ڈرنے والا ہو۔ آپؐ پر جو کتاب نازل ہوئی اس میں صاف صاف بتایا گیا کہ جو زیادہ نیک ہے اور اللہ سے ڈرنے والا ہے وہی اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا ہے۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس ملک میں یہ سب کچھ بتا رہے تھے وہاں کے لوگ اس بات کو کب گوارا کر سکتے تھے کہ سب انسان ایک صف میں کھڑے ہو جائیں، اور سچائی اور انصاف پھیل جائے چنانچہ اس سچی آواز کو سننے کے بعد مکے والے آپؐ کے خلاف ہو گئے۔ انہوں نے بتوں کی پوجا چھوڑنے اور اچھے اخلاق اپنانے سے انکار کر دیا، وہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت دشمن بن گئے۔ اور آپؐ پر طرح طرح کے ظلم کرنے لگے۔ وہ آپؐ کو پتھر مارتے، راستے میں کانٹے بچھاتے۔ اور جو لوگ آپ کی دعوت کو قبول کر کے مسلمان ہو چکے تھے اُن کو بھی سخت تکلیف

پہنچائے۔ انہوں نے آپؐ اور آپؐ کے ساتھیوں پر جو ظلم کیے تاریخ میں ان کی مثال نہیں ملتی۔ اور جس طرح سچائی اور ایمان کی دعوت قبول کرنے والے راہِ حق پر جمے رہے دُنیا میں اس کی بھی مثال نہیں ملتی۔

اہلِ مکّہ کے ظلم و ستم سے جب مسلمان تنگ آ گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو مکّے سے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔ کچھ مسلمان ہجرت کر کے حبشہ پہنچ گئے وہاں کے نیک دل اور رحم دل عیسائی بادشاہ نے مسلمانوں کو پناہ دی، مگر مکّے والوں کو یہ بھی گوارا نہ تھا، کہ وہاں مسلمان سکون سے رہیں۔ چنانچہ کافروں کا ایک وفد حبشہ پہنچا اور وہاں کے بادشاہ سے کہا کہ یہ مسلمان ہمارے ملک سے بھاگ کر آئے ہیں اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں یہ جو کچھ کہتے ہیں اسے آپ برداشت نہیں کر سکیں گے۔ مسلمانوں کی طرف سے حضرت جعفر طیّارؓ نے کھڑے ہو کر بتایا کہ اسلام کیا ہے۔ اور حضورؐ کی تعلیمات کیا ہیں۔ آپ نے بتایا کہ ہم لوگ پہلے کیا تھے۔ اور کیسی کیسی اخلاقی بُرائیوں میں مبتلا تھے اور اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت کیا سے کیا ہو گئے ہیں۔ حضرت جعفر طیّارؓ نے بادشاہ کو حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ بڑی وضاحت سے بتایا۔ اور قرآنی آیات پڑھیں۔ بادشاہ پر آپ کی باتوں کا بڑا اثر ہوا۔ اور اس نے بے ساختہ تصدیق کی کہ قرآن اللہ کی کتاب ہے اور مسلمانوں کو اپنے ملک میں رہنے کی اجازت دے دی۔

یہ مسلمانوں کا پہلا گروہ تھا جو مکّے سے ہجرت کر کے افریقہ گیا اور ان کی وجہ سے افریقہ میں اسلام کی اشاعت ہوئی۔ جب مکّے والوں نے دیکھ لیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت روز بروز پھیلتی جا رہی ہے اور مسلمانوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے ان کی قوت و شوکت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے تو اہلِ مکہ کے کافر سردار اپنی پوری قوت سے اسلام کو مٹانے کی ناکام کوشش میں لگ گئے۔ ابوجہل نامی ایک کافر سردار اس کام میں سب سے آگے تھا۔ اس کے شب و روز اسی کام میں گزرتے۔ بعد میں وہ ایک جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا۔ کچھ یہی حال دوسرے کافروں کا تھا۔

ظلم میں ناکامی کے بعد اہلِ مکّہ نے حضورؐ کو یہ پیشکش بھی کی اگر آپ ہمارے بتوں کو بُرا کہنا چھوڑ دیں تو ہم آپ کو اپنا سردار بنا لیں گے۔ اور آپ کو دولت سے مالا مال کر دیں گے۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ کی قسم اگر تم میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے ہاتھ پر چاند بھی رکھ دو تب بھی میں اسلام کو پھیلانے سے باز نہیں آؤں گا۔ اس جواب سے اہلِ مکہ بالکل نا اُمید ہو گئے۔ اب انہوں نے مسلمانوں کو پہلے سے زیادہ تکلیفیں دینا شروع کر دیں۔ مسلمان بڑی ہمّت سے ان تکلیفوں کو برداشت کرتے رہے اور اسلام کی تبلیغ کرتے رہے لیکن جب مکے والوں کے ظلم و ستم کی انتہا ہو گئی تو اللہ تعالےٰ کے حکم سے اور اسی کی راہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وطن کو چھوڑ دیا۔ اور عام مسلمانوں کو بھی ہجرت کا حکم دیا۔ یہ ہجرت آپؐ کے نبی ہونے کے تیرہ سال کے بعد ہوئی۔ اور اسلام کی تاریخ میں بڑی اہم ثابت ہوئی۔

مکّہ جس علاقے میں واقع ہے اُسے حجاز کہتے ہیں حجاز کا ایک دوسرا شہر مدینہ ہے، جو مکّے سے کئی سو میل دُور ہے۔ مدینے کے کچھ لوگ حج کرنے مکّے میں آئے تو ان کی ملاقات حضور صلّی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی، آپؐ نے اُن کو اسلام کی دعوت دی۔ وہ لوگ سچے مسلمان بن گئے۔ اور آپؐ کے اخلاق کے گرویدہ ہو گئے۔ مکّے میں مسلمانوں پر ظلم و ستم ہوتا تھا اُسے دیکھ کر وہ اللہ کے رسولؐ سے بار بار مدینہ تشریف لانے اور وہیں قیام کرنے کی درخواست کرنے لگے۔ انھوں نے مسلمانوں کی مدد کرنے کا بھی وعدہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے حکم کا انتظار تھا۔ جب حکم آ گیا تو آپؐ نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں گھر بار قربان کرنے کی عملی مثال قائم کی۔ آپؐ کے حکم سے صحابہؓ یعنی آپؐ کے ساتھیوں نے بھی وطن چھوڑا اور ہجرت کر کے مدینے پہنچ گئے۔

مدینے کے مسلمانوں نے اپنے مکّے کے مسلمان بھائیوں کی پوری پوری مدد کی اور اسلام کی نصرت و حمایت اس طرح کی کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں انصار کہا اور ان کو بڑا درجہ عطا فرمایا۔ جو مسلمان اپنا وطن اور گھر بار چھوڑ کر مدینہ گئے تھے وہ مہاجر کہلائے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور مہاجرین کے درمیان رشتۂ اُخوت قائم کیا وہ اس طرح کہ ایک مہاجر کو ایک انصار کا بھائی بنا دیا ان کا یہ رشتہ سگے بھائیوں سے زیادہ مضبوط ہو گیا۔ اس طرح اسلام نے رنگ، نسل، زبان اور وطن کے سارے بُت توڑ دیئے اور مسلمانوں کو وحدت کی لڑی میں پرو دیا۔

اب مدینہ منوّرہ اسلام کا سب سے بڑا مرکز قرار پایا اور یہیں سب سے پہلے اسلامی ریاست قائم ہوئی۔ یہیں سے اللہ کے آخری رسولؐ نے پوری دنیا کو اسلام کی دعوت دی۔ مدینے کی اسلامی ریاست اپنے امن، انتظام اور لوگوں کی اخلاقی خوبیوں کے لحاظ سے بے مثال ریاست بن گئی، یہاں تمام فیصلے اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق ہوتے۔ زندگی کے ہر شعبے میں قرآنی تعلیمات کی پیروی کی جاتی۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی جاتی۔ اس طرح ایک ایسا ماحول

پیدا ہو گیا جسے ہم انصاف، حق اور سچائی کا ماحول کہہ سکتے ہیں۔ کسی پر کسی کی خدائی نہ تھی۔ سب ایک اللہ کے ماننے والے اور اپنے نبیؐ کی پیروی کرنے والے بن گئے۔ لوگ دور دور سے مدینے آتے اور وہاں کے حالات اور اچھائیاں دیکھ کر اسلام قبول کرتے اور پھر اپنے وطن میں جاکر اسلام کی تبلیغ کرتے اس طرح مسلمانوں کی تعداد بڑھتی جاتی۔ مکے والوں کو مسلمانوں کی ترقی اور کثرت ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی۔ وہ ہر وقت اسلام کے چراغ کو بجھانے کی ناپاک سازش میں لگے رہتے۔ وہ آئے دن مسلمانوں سے جنگ کرتے اور مدینہ منورہ پر حملے کیا کرتے تاکہ مسلمانوں کی یہ حکومت تباہ ہو جائے اور حق و انصاف کی یہ آواز دب جائے۔

باقی صـ۲۹ پر

حیاتِ طیبہ ایک نظر میں

محمد اسلم شاہد

سید المرسلین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۹ ربیع الاول عام الفیل بمطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء بروز سوموار، موسم بہار میں صبح صادق کے وقت مکہ کے محلہ سوق اللیل میں پیدا ہوئے۔

ولادت کے ایک ہفتہ بعد حضرت حلیمہ سعدیہ کی آغوش رضاعت میں چلے گئے۔ تقریباً تین سال کے بعد حضرت حلیمہ سعدیہ کے پاس قبیلہ بنو سعد میں شق صدر کا واقعہ پیش آیا۔

۲۵ سال کی عمر میں قریش مکہ کی طرف سے آپؐ کو صادق اور امین کا لقب دیا گیا۔ ۳۵ سال کی عمر میں آنحضرتؐ نے کعبہ میں حجر اسود نصب فرمایا اور قبائل عرب کے ایک بہت بڑے اختلاف کو ختم فرما دیا۔

آپ کی عمر مبارک چالیس برس ہوئی تو ۹ ربیع الاول مطابق ۱۲ فروری ۶۱۰ء سوموار کے روز خدائے تعالیٰ نے آپؐ کو منصب نبوت عطا کیا

شب جمعہ ۱۷ رمضان ۱ نبوی مطابق ۱۷ اگست ۶۱۰ء میں قرآن کریم کا نزول شروع ہوا۔ رجب ۴۵ھ ولادت ۵ نبوی مطابق اپریل ۶۱۵ء میں مسلمانوں نے کفار کی ستم رانیوں سے تنگ آکر مکہ چھوڑا اور حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اس ہجرت میں ۱۱ مرد اور ۴ عورتیں شامل تھیں۔

۲۷ شوال ۵۰ھ ولادت ۱۰ نبوی مطابق ۶۱۹ء میں آپؐ تبلیغی سفر پر طائف تشریف لے گئے۔ ۲۳ ذیقعدہ کو آپؐ واپس سفر طائف سے مکہ پہنچے۔

دوشنبہ ۲۷ رجب ۵۱ھ ولادت، ۱۲ نبوی ۶۲۱ء میں آنحضرتؐ کو معراج ہوئی۔ شب معراج آپؐ پر اور آپؐ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی گئیں۔

رجب ۱۲ نبوی میں (بیعت عقبہ اولیٰ) آنحضرتؐ کے دست مبارک پر انصار مدینہ کے ۱۲ افراد نے بیعت کی۔

ذی الحجہ ۱۳ نبوی / ۵۳ھ ولادت (بیعت عقبہ ثانیہ) انصار مدینہ کے ۷۳ مرد اور دو عورتوں نے آنحضرتؐ سے بیعت کی اور آپ نے اس موقع پر ان میں سے ۱۲ نقیب بھی مقرر فرمائے۔

شب جمعہ ۲۷ صفر ۵۳ھ ولادت / ۱۴ نبوی بمطابق ۱۲ ستمبر ۶۲۲ء میں آپ مکہ سے ہجرت کی غرض سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی معیت میں مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں غار ثور میں تین دن تک چھپے رہے۔ دوشنبہ یکم ربیع الاول کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیقؓ کے ہمراہ غار سے نکل کر راہی مدینہ ہوئے۔ دوشنبہ ۸ ربیع الاول کو قبا میں داخل ہوئے۔ قبا میں چند روز قیام فرمانے کے بعد جمعہ ۱۲ ربیع الاول ۱ھ ہجری بمطابق ۲۷ ستمبر ۶۲۲ء میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔

رجب ۲ھ میں تحویل قبلہ کا حکم آیا۔ بیت المقدس کی بجائے بیت اللہ کو قبلہ مقرر کیا گیا۔ نصف شعبان ۲ ہجری میں رمضان کے روزے فرض ہوئے۔ ۱۷ رمضان المبارک بروز سہ شنبہ ۲ھ بمطابق ۱۶ مارچ ۶۲۴ء میں حق و باطل کا پہلا معرکہ غزوۂ بدر پیش آیا۔

ذیقعدہ ۵ھ میں پردے کی آیت، زنا کی سزا، تیمم کی اجازت اور صلوٰۃ خوف کے احکامات نازل ہوئے۔ ۲۰ شوال ۵ھ بمطابق ۳۱ مارچ ۶۲۷ء بروز شنبہ کو غزوۂ خندق

نعتِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دو عالم کے رخ پہ انوار کا عالم کیا ہوگا
جب زلف کا ذکر ہے قرآن میں رخسار کا عالم کیا ہوگا

معراج کی شب جب اللہ نے محبوب اپنے کو بلایا
سوچو تو سہی ان دونوں میں گفتار کا عالم کیا ہوگا

بوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ و علیؓ اور سارے صحابہؓ دو زانوں
جب بیٹھتے ہوں گے مجلس میں سردار کا عالم کیا ہوگا

کھائی ہے قسم خود قرآن نے اصحابؓ کے دوڑتے گھوڑوں کی
اصحابؓ کا جب یہ عالم ہو سرکار کا عالم کیسا ہوگا

کہتے ہیں عرب کے ذروں پہ انوار کی بارش ہوتی ہے
اے ظفر نہ جانے طیبہ کے بازار کا عالم کیا ہوگا

مرسلہ: اصغر علی ظافر ہرنولی شہر (میانوالی)

ہوا۔

چار شنبہ یکم محرم الحرام ۷ ہجری بمطابق ۱۱ مئی ۶۲۸ء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسریٰ، نجاشی، عمان کے بادشاہ اور ہودہ بن علی کی طرف سفیر بھیجے۔ اسی سال آنحضرتؐ نے مہر بنوائی اور بادشاہوں کے نام جو خطوط لکھے ان پر مہر لگائی۔ محرم کے آخر میں غزوۂ خیبر پیش آیا۔

پنج شنبہ ۲۰ رمضان المبارک ۸ ہجری بمطابق جنوری ۶۳۰ء میں مکہ فتح ہوا۔

یکم محرم الحرام ۹ ہجری میں آپ نے مختلف قبائل سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے عاملین مقرر کئے۔ رجب میں غزوۂ تبوک پیش آیا۔ اسی سال حج فرض ہوا۔ ذیقعدہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ امیر الحج کی حیثیت سے ۳۰۰ افراد کی معیت میں حج کے لئے روانہ ہوئے

جمعہ ۹ ذی الحجہ ۱۰ ہجری مطابق ۹ مارچ ۶۳۲ء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع ادا فرمایا۔

دو شنبہ ۲۹ صفر ۱۱ ہجری کو آنحضرت صلی اللہ علیہ کے مرض الموت کا آغاز ہوا۔ نزع کے وقت شدت تکلیف کی وجہ سے ہاتھ میں پانی لے کر بار بار چہرۂ انور پر ڈالتے تھے اور ہاتھ اٹھا کر فرماتے تھے بل الرفیق الاعلیٰ.... "اب کوئی اور نہیں بس وہی رفیق درکار ہے" یہ کہتے کہتے جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

بوقت چاشت دو شنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ ہجری بمطابق مئی ۶۳۲ء میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کو ہدایت پہنچا کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ میرا انجام کیا ہوتا ہے؟

سیدنا عثمان ذی النورینؓ کے ایک گستاخ کا عبرت آموز واقعہ

قاری [illegible] لاہور

مشہور تابعی ابو ایوب خالدیؒ سے روایت ہے کہ ایک دن میں کعبۃ اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ دیکھا کہ ایک مفلوج، نابینا شخص بھی وہاں طواف کر رہا ہے، وہ شخص یہ دعا مانگتا جا رہا ہے کہ خداوندا مجھے بخش دے۔ اگرچہ میرا گناہ بخشش کے لائق نہیں اس لئے مجھے یقین نہیں کہ میں بخشا جاؤں گا۔ لیکن بار الٰہی! تو رحیم و کریم ہے، ستار و غفار ہے اگر میری خطاؤں سے درگذر فرما دے تو اس سے تیری بخشش و مغفرت، درگذر کے خزانے میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

ابو ایوب خالدیؒ کہتے ہیں کہ اس کی یہ دعا سن کر میری زبان سے سوال نکل گیا کہ "بھائی! آخر تو نے ایسا کیا گناہ کیا ہے جس پر تجھے یہ خوف دامنگیر ہے کہ تو بخشش کے لائق نہیں"۔

نابینا نے جواب دیا بھائی! میرا قصور بڑا عجیب اور شرمناک اور ذلت آمیز ہے۔ میں اپنی شامتِ اعمال کا آپ سے کیا ذکر کروں اب سوچتا ہوں تو مجھے خود حیرت اور سخت ندامت محسوس ہوتی ہے کہ ایسا گناہ مجھ سے کس طرح سرزد ہوا"۔

واقعہ یہ تھا کہ جس گروہ نے امیر المومنین حضرت عثمان غنیؓ کے مکان کا محاصرہ کیا تھا اس میں ایک میں بھی تھا اور میں نے ان کے ایک دوست سے قسم کھا رکھی تھی کہ اگر حضرت عثمان شہید کر دیئے جائیں گے تو میں ان کے منہ پر طمانچہ ضرور ماروں گا۔ چنانچہ جیسے ہی آپ شہید ہوئے میں اپنے اس دوست کے ہمراہ آپ کے مکان کی دیوار پھاند کر پہنچا۔ آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت نائلہؓ آپ کے [illegible] "ذرا ان کا منہ کھول دو کیونکہ ان کے اوپر چادر پڑی ہوئی اور منہ ڈھانپا ہوا تھا۔ میرے ساتھی کے کہنے پر حضرت نائلہ نے پوچھا کیوں؟ تو میرے دوست نے اصل بات بھی بیان کر دی کہ آج صبح ہم لوگ اس بات کی قسم کھا کر گھروں سے نکلے تھے لہذا ان کا منہ کھول دو تو ہم لوگ اپنی قسم پوری کر لیں"۔

ہم لوگوں کی بات سن کر بی بی صاحبہ برس پڑیں۔ خدا کا واسطہ دے کر کہنے لگیں۔ خدا سے ڈرو! ان کی بزرگی اور آنحضرتؐ کی فضیلت مآب محبت کا خیال کرو اور سوچو کہ حضورؐ کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے ان کے نکاح میں رہ چکی ہیں۔ غرضکہ بی بی صاحبہ نے اس قسم کی بہت سی باتیں ہمیں سنائیں۔ اور ہم دونوں کو کافی لعنت و ملامت کر کے گناہ سے ڈرایا اور شرم دلائی۔ میرا دوست شرمندہ ہو کر باہر بھاگ گیا لیکن مجھ پر شامتِ اعمال سوار تھی۔ میں نے ان کے کہنے سننے کی بالکل پرواہ نہ کی اور اپنی بیہودہ اور مذموم حرکت سے باز نہ آیا۔

میں نے آپ کا منہ کھول کر زبردستی طمانچہ مارا۔ اور کوئی شخص تو کیا وہاں کوئی متنفس یہ حرکت دیکھنے اور مجھے روکنے والا موجود ہی نہیں تھا۔ صرف بی بی صاحبہ تھیں۔ وہی مجھے برا بھلا کہتی اور کوستی رہیں، بہت سی بد دعائیں دیں اور یہ بد دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تیرے ہاتھوں کو بیکار اور آنکھوں کو بے نور کر دے، تو دونوں ہاتھوں سے معذور اور اندھا ہو جائے"۔

انہوں نے یہ الفاظ کہے تھے کہ خدا تیرا گناہ کبھی معاف نہیں کرے گا، تو ہرگز نہیں بخشا جائیگا۔ خدا چاہے گا کہ تیری

باقی ص ۲۹

کیا مسلمانوں کی بیداری کا اب بھی وقت نہیں آیا

مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم

اقترب للناس حسابهم وهم في غفلة معرضون

لوگوں کے نتائج اعمال کا وقت قریب آگیا لیکن اس پر بھی وہ غفلت میں سرشار اور اللہ کی طرف منہ موڑے ہوئے ہیں

استجیبوا لربکم من قبل ان یأتی یوم لا مرد له من اللہ ما لکم من ملجاء یومئذ وما لکم من نکیر فان اعرضوا فما ارسلنک علیهم حفیظا ان علیک الا البلاغ ۔ (ع۔پ)

اے غافل لوگو! اس فیصلہ کے دن کے آنے سے پہلے اپنے خدا کا کہا مان لو جو اس کی طرف سے اعمال بد کے نتائج میں آنیوالا ہے اور اس کا ٹلنا ممکن نہیں۔ اس دن نہ تو تمہارے لئے کہیں پناہ گاہ ہوگی اور نہ تم اپنے اعمال بد سے انکار ہی کر سکو گے۔

اگر اس طرح سمجھا دینے سے بھی یہ لوگ روگردانی کریں تو اے پیغمبر ہم نے کچھ آپ کو ان کا داروغہ بنا کر تو بھیجا نہیں تمہارے ذمہ تو اس حکم الٰہی کا پہنچا دینا ہی ہے۔ ماننا یا نہ ماننا سننے والوں کا کام ہے۔

دنیا میں قوموں کے لئے بڑے بڑے کام ہیں بہت سے ہیں جن کو اپنے ایوان حکومت اور تخت وجلال کی آرائش کرنی ہے بہت سی ہیں جن کو اپنے عظیم الشان متمدن شہروں اور اپنی عالمگیر تجارت کی حفاظت مقصود ہے۔ بعض اپنی دولت و ثروت کو بڑھانے کی فکر میں ہیں۔ بعض خدا کی زمینوں پر قبضہ کرنے کے انتظام میں ہیں۔ لیکن غور کرو اب ہمارے پاس دنیا میں رہ کیا گیا ہے؟ حکومتیں باقی نہیں رہیں کہ ان کے دبدبہ سطوت کا نقارہ بجائیں۔ دولت و ثروت کب کی جا چکی ہے اور جو رہ چکی ہے وہ بھی برق آتش زدہ ہے۔ نئی زمینوں پر قبضہ کرنے کی فکر کیا کریں کہ جو چند گوشے اپنے ایام ذلت و نکبت بسر کرنے کے لئے باقی رہ گئے تھے۔ ان کے لائق بھی نہ نکلے۔ تہذیب و تمدن کی جگہ وحشت و جہالت ہمارا مایۂ انسانیت سمجھا جاتا ہے اور دنیا کی قوموں کی فہرست میں ہمارے ناموں کے ساتھ "وحشی" اور ناقابل حیات زندگی کے نام لکھے جاتے ہیں کیونکہ اللہ کی زمین پر رہنے کے اب قابل ہی نہیں رہے، ہم سے زمینیں چھین لینی چاہئیں اور جس قدر ممکن ہو ہمارے بار ذلت سے دنیا کو پاک کر دینا چاہیئے۔ ہماری تیرہ سو برس کی تاریخ کے بعد آجکل کی سرگذشت حیات صرف اتنی ہی باقی رہ گئی

فیا اسفا ویا للاسف! آہ! ثم آہ!

؎ گلگونۂ عارض ہے نہ ہے رنگ حنا تو
اے خوں شدہ دل تو تو کسی کام نہ آیا

ہماری تمام متاع اقبال لٹ چکی ہے، ایوان حکومت کھنڈر ہے اور تخت نشینی الٹ چکی ہے۔ اب ہمارے پاس کچھ باقی رہ گیا ہے تو بس یہی مسجدوں کی چند محرابیں ہیں اور چند عبادت گاہوں کے صحن اور یا پھر وہ گنبد سبز جس کے نیچے دنیا کا سب سے بڑا انسان سو رہا ہے۔

پھر اے وہ لوگو جو اپنے ایوان حکومت کی حفاظت نہ کر سکے کیا آج خدا کی عبادت گاہوں کی محرابیں اور اس کی صدائے توحید بلند کرنے کے مناروں کی بھی حفاظت نہ کر سکو گے

غفلت سرشت انسان کا قاعدہ ہے کہ بہت سی مصیبتیں اس کے لئے اس قدر جگر دوز اور زہرہ گداز ہوتی ہیں کہ ان کا تصور بھی کرتا ہے تو کانپ اٹھتا ہے لیکن پھر جب وقت آجاتا ہے اور وہ مصیبت سر پر آ کھڑی ہوتی ہے تو

کچھ دیر متحیر رہ کر کچھ دیر رو دھو کر اور کچھ دیر ماتم و فغاں سنجی کر کے ـــ آگے بڑھ جاتا ہے اور جس وقت کے تصور سے لرز جاتا تھا اس کو اس طرح جھیل جاتا ہے گویا کوئی واقعہ ہوا ہی نہ تھا۔

ایک مدت سے ہم عالم اسلام کے آخری مصائب کے تصور سے کانپ رہے ہیں۔ "آخری وقت" اور فیصلہ کن وقت ہماری زبانوں پر ہے۔ ہم اس وقت کا ذکر کرتے تھے جب اعدائے اسلام ہماری ہستی نیست و نابود کر دینے کے لئے اکٹھے ہو جائیں گے۔ ہم اس مصیبت کبریٰ کے خیال سے لرز اٹھتے تھے۔ ہم غافلوں کو ڈراتے تھے کہ ہوشیار ہو کہ ایک وقت آنے والا ہے جب آخری فیصلے کی گھڑی سر پر آجائیگی ہم سوتوں کو جگاتے تھے کہ اٹھ کھڑے ہوں کیونکہ وہ "فزع اکبر" اور طامۃ الکبریٰ کا وقت کبھی نہ کبھی آنیوالا ہے جبکہ فنا و بقا اور موت و حیات کا فیصلہ آخری ہو جائے گا۔

پھر آنکھیں کھول کر دیکھو تو وہ وقت موعود اور مصیبت منتظرہ کا دن تو آگیا اور اگر اس کی آخری ساعات نہیں آئی ہیں۔ اس کو بھی دور نہ سمجھو لیکن کیا اپنی غفلت پیشگی کی عام عادت کی طرح اس بارے میں بھی ہمارا ویسا ہی حال ہوگا جیسا کہ ہر آنیوالی مصیبت کے بعد ہوا کرتا ہے کیا ہم اسے بھی جھیل جائیں گے؟ کیا چند آنسوؤں کی ریزش اور چند آہوں کی کشش سے زیادہ اور کچھ نہ ہوگا اور کیا پانی سر سے گذر جائیگا اور ہمارے ہاتھوں کو حرکت نہ ہوگی۔

خاک بدہن، تھوڑی دیر کے لئے فرض کر لو کہ وہ سب کچھ ہو گیا جس کے ہونے میں اب کچھ دیر نہیں ہے، چشم تصور سے کام لو جس آخری ساعت سے ڈرتے تھے اور ڈراتے تھے وہ مع اپنی آخری ہلاکتوں اور بربادیوں سمیت آہی گئی۔

اگر ایسا نہ ہوگا تو پھر کیا دنیا میں کوئی انقلاب عظیم ہو جائے گا؟ کیا آفتاب اپنے مرکز حرکت کو چھوڑ دے گا یا کیا زمین حرکت سے معطل ہو جائے گی؟ کیا ستارے آپس میں ٹکرا

جائیں گے؟

اگر یہ بھی نہ ہو گا تو کیا رات کا سونا اور دن کا کاروبار چھوڑ دیں گے؟ کیا کھانا پینا بالکل بند کر دیں گے؟ اور کیا ہم کو زندگی کی احتیاج باقی نہیں رہے گی؟

حالانکہ ہم کو دنیا کے اندر تبدیلی پیدا ہونے کی خواہش کا کیا حق ہے جب ہم خود اپنے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہیں کر سکتے؟ دنیا اس طرح کبھی نہیں بدلی ہے اور وہ ہماری امیدوں، دوروں کی تابع نہیں۔ ایران نے بابل کو مسمار کر دیا مگر آفتاب اسی وقت طلوع ہوا جیسا کہ روز ہوتا تھا۔ سکندر نے ایران میں آگ لگا دی مگر انسانوں نے اپنے گھروں کو اور صحرا کی چڑیوں نے اپنے آشیانوں کو نہیں چھوڑا۔ بابل و نینوا کے عظیم الشان تمدن برباد ہو گئے مگر ان کی بربادی کے ماتم میں شاید کائنات کے ذرے نے بھی زحمت نہ اٹھائی۔ یونان اور روۃ الکبریٰ طلائی مندروں اور سنگی دار العلوموں کی جو بریں سرنگوں تھیں اور اسکندریہ کے بیت العلم کا چراغ گل ہو گیا تھا مگر عرب کے شتر سواروں نے کب اس کی پرواہ کی اور اس انقلاب عظیم نے کب کاروبار عالم کو معطل کیا؟ اس کائنات کی گھڑی اپنے کل پرزوں پر چل رہی ہے اور وہ ان حوادث و تغیرات سے بند نہیں ہو سکتی۔ پس اس تبدیلی کی خواہش بے فائدہ ہے جس کی نہ کبھی تبدیلی ہوئی ہے اور نہ ہماری خاطر ہو گی۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ البتہ ایک دنیا خود تمہارے اندر موجود ہے سخت تعجب اور حیرت ہے اگر ان حوادثات و انقلابات سے خود اس کے اندر کوئی تبدیلی ہو اور اگر اس وقت نہ ہو گی تو پھر اور کس وقت کا انتظار ہے؟

ہماری ساری بدبختی اس میں ہے کہ ہم اپنی فتح و شکست کو اپنے سامنے ڈھونڈتے ہیں حالانکہ اس کا اصل میدان تو ہمارے دل کے اندر ہے وفی انفسکم افلا تبصرون۔ جب تک ہم خود اپنے اندر فتحیاب نہ ہوں گے اس وقت تک باہر بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ باقی ص ۲۹ پر

گاہے گاہے بازخواں

روضۂ اطہر میں نقب زنی

از: [illegible]

یہ واقعہ چھٹی صدی ہجری کے اسی دور سے تعلق رکھتا ہے جب اسلام دشمنی کی مشترک قدر کو سامنے رکھ کر عیسائی حکمران متحد ہو رہے تھے۔ ۵۵۵ھ میں انہوں نے اسی سلسلہ میں سازش کی کہ مسلمانوں کے آخری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک روضۂ اطہر سے نکال لیا جائے (استغفر اللہ، معاذ اللہ) کیونکہ یہی وجود مسعود مسلمانوں کی محبت کا مرکز، ان کی طاقتِ روحانیت کا سرچشمہ اور کامیابی کا راز ہے۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے دو مغربی عیسائی منتخب کئے اور سمجھایا کہ مدینہ طیبہ جا کر روضۂ پاک کے قریب کوئی مکان کرائے پر لے لیں اور نقب لگا کر مزار شریف تک پہنچ جائیں اور اپنے منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں، بے شمار زر و جواہر لے کر دونوں شخص مغربی حاجیوں کے بھیس میں مدینہ طیبہ آئے اور روضۂ اطہر کے قریب ہی ایک مکان حاصل کر لیا۔ مساکین و غرباء اور ناداروں کو انہوں نے اس طرح نوازا کہ وہ انہیں اپنے شہر میں رحمت کا فرشتہ سمجھنے لگے۔ جب ان کو یقین ہو گیا کہ اہل مدینہ کو ان کی ذات کے ساتھ حسن ظن پیدا ہو گیا ہے تو انہوں نے اپنا کام شروع کر دیا۔ رات کو سرنگ کی کھدائی کرتے اور مٹی چمڑی تھیلیوں میں بھر کر رکھ لیتے، صبح باہر نکلتے اور جنت البقیع کی زیارت کے بہانے یہ مٹی وہاں پھینکتے اور دن بھر روضۂ اطہر پر گذار دیتے۔ ان کا یہ سلسلہ عرصہ دراز تک جاری رہا تا آنکہ یہ سرنگ روضۂ اطہر کے قریب پہنچ گئی، اس رات بجلی اس زور سے کوندی جیسے زمین کا سینہ چیر دے گی اور اتنا زبردست زلزلہ آیا جیسے پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جائیں گے۔ ایک رات سلطان نور الدین رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا۔ قرار قلب حزیں، پیکر نور مبین امام الاولین والآخرین، سرور کائنات، رحمت عالمیاں، نبی الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم تشریف لائے۔ طلعتِ زیبا پر جلال کے آثار نمایاں ہیں، آپ نے قہر آلود نگاہوں سے دو سرخ مغربی شخصوں کی طرف دیکھا اور سلطان کو حکم دیا۔ ان سے بچاؤ۔ یہ مجھے تنگ کر رہے ہیں۔ یہ ہوشربا اور حیرت انگیز خواب دیکھ کر سلطان پریشان ہو گیا اس کی تعبیر و تاویل سمجھ میں نہ آئی، پھر آنکھ لگی تو وہی منظر دیکھا تیسری بار بھی یہی واقعہ پیش آیا۔ اب تو سلطان کو یقین ہو گیا کہ واقعی کوئی بات ہے۔ اسی وقت اپنے وزیر جمال الدین موصلی کو بلایا جو خلق و سیرت میں سلطان ہی کا پرتو تھے۔

بار بار آنیوالے خواب سے مطلع کیا۔ وزیر نے کہا: مدینہ طیبہ میں کوئی غیر معمولی واقعہ پیش آیا ہے۔ آپ کسی قسم کی تاخیر کے بغیر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو جائیں تاکہ آقا علیہ السلام کے فرمان مبارک کے خلاف نہ ہو۔ میں بھی احتیاط کے طور پر کچھ فوج اور مال و اسباب لے کر آپ کے پیچھے پہنچ جاؤں گا۔

سلطان نے چند ساتھیوں کے ہمراہ مدینہ منورہ کی راہ لی۔ سولہ روز بعد یہ مختصر سا قافلہ منزل مقصود پر پہنچ گیا۔ سلطان نے سب سے پہلے اپنے آقا و مولیٰ نبی مختار رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضری دی

صلوٰۃ وسلام کے مہکتے ہوئے پھول پیش کئے۔ اور حیران ہو کر بیٹھ گیا کہ کارروائی کا آغاز کس طرح کرے؟ وزیر جمال الدین نے دریافت کیا، کیا آپ دونوں مجرموں کو پہچان لیں گے۔ جن کو آپ نے خواب میں دیکھا تھا، سلطان نے اثبات میں جواب دیا۔ جمال الدین نے فوراً اعلان کرا دیا کہ سلطان دربارِ رسالت کی حاضری کے لئے آئے ہیں اور اپنے دستِ مبارک سے تمام اہلِ مدینہ کو عطایا و ہدایا سے نوازنا چاہتے ہیں لہٰذا تمام لوگ آئیں اور سلطان کے دریائے جود و کرم سے حصہ حاصل کریں۔ سلطان نے آنیوالوں کو حصہ بانٹنا شروع کر دیا۔ ہر سائل کو غور سے دیکھتے رہے۔ مگر مطلوبہ لوگ نظر نہ آئے، بڑی تشویش ہوئی، آخر وزیر نے چھان بین کی۔ پتہ چلا کہ دو مغربی حاجی روضہ شریف کے جوار میں رہتے ہیں۔ وہ نہیں آئے۔ لوگوں نے بتایا کہ ”وہ تو خود بڑے دولت مند اور فیاض ہیں۔ اہلِ مدینہ کو انہوں نے مالا مال کر دیا ہے۔ وہ آ کر کیا لیں گے؟ مگر وزیر نے حکم دیا، انہیں بھی ضرور لایا جائے۔ سلطان نے ان کو پہلی ہی نظر میں پہچان لیا۔ ان کی ظاہری حالت اتنی شاندار اور زاہدانہ تھی کہ شک کرنے کی گنجائش ہی نہیں تھی۔ مگر سلطان خواب میں ان کی حیثیت دیکھ چکا تھا۔ پھر ان کی رہائش گاہ پر چھاپہ مارا، یہاں بھی کتابوں اور تسبیحوں کے سوا کچھ نظر نہ آیا، مگر جونہی ایک جگہ مصلیٰ اٹھایا نیچے سے سرنگ نظر آگئی۔ یہ دیکھ کر سب کے ہوش اڑ گئے اور رنگ فق ہو گئے، بازپرس کرنے پر ان دونوں نے ساری سازش سے آگاہ کر دیا۔ سلطان اتنا رویا کہ حد نہ رہی، پھر ان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ اگر میرا دینِ اسلام مجھے اس کی اجازت دیتا تو میں تمہارے ناپاک جسموں کے ٹکڑے کر کے کتوں کو کھلا دیتا۔“ پھر ان کو قتل کر دیا اور روضۂ اطہر کے اردگرد پاتال تک اس میں سیسہ پگھلا کر ڈلوا دیا تاکہ پھر آئندہ کسی شاتمِ رسول کو ایسی ناپاک جسارت کی جرأت نہ ہو۔

مفکرِ اسلامؒ

تحریر: ڈاکٹر خالد محمود سومرو

حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ

عالمِ اسلام کی عظیم اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کی مردم خیز زمین نے بڑے بڑے عالم، مفکر، محقق، اسکالر، مجاہد، مبلغ، خطیب، مدرس، مفتی، مرشد، متقی اور ولی اللہ پیدا کئے ہیں، جنہوں نے ہر دور میں احیائے کلمۃ الحق کا نعرہ بلند کیا ہے، مولانا حسین مدنی، مولانا محمود الحسن، مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا اشرف علی تھانوی، مفتی کفایت اللہ دہلوی، مولانا محمد الیاس، امام الانقلاب مولانا عبیداللہ سندھی، مولانا تاج محمود امروٹیؒ کے نام اس سلسلے میں خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں۔ جس شخصیت کا یہاں ذکر کرنا ہے وہ بھی ان ہی بزرگوں کا روحانی فرزند، لائق جانشین، دارالعلوم دیوبند کا شاگرد، مولانا مدنی کے مشن کا ترجمان، مولانا سندھی کے انقلابی پروگرام کا علمبردار اور شاہ ولی اللہ کی تحریک کا سپہ سالار تھا۔ یہ چہرہ کس کا ہے۔ جس کی پیشانی پر سوچ کے گہرے اثر، چہرے پر متانت کی علامتیں اور گفتگو میں امتِ مرحومہ کا غم ہے سر پہ رومال، درمیانہ قد، باا ثر گفتگو، سادہ لباس میں ملبوس شکل و صورت میں کشادہ چہرہ، چمکتی ہوئی پیشانی اور سیاہ و سفید بالوں کا امتزاج یہ شخصیت منفرد سیاستدان، پاکستان قومی اتحاد کے صدر اور جمعیت علمائے اسلام کے سیکریٹری جنرل، مفکرِ اسلام مولانا مفتی محمودؒ کی ہی تو ہے۔

مولانا مفتی محمودؒ ۹ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹۱۹ء میں ڈیرہ اسماعیل خان سے ۳۰ میل دور ٹپیالہ نامی ایک گاؤں میں پیدا ہوئے، ان کے والد کا نام مولانا محمد صدیق ہے مفتی محمود نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد سے ہی حاصل کی۔ اسی دوران گورنمنٹ ہائی اسکول ٹپیالہ سے انہوں نے میٹرک بھی پاس کیا۔ اس کے بعد وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے ہندوستان گئے، جہاں دیوبند، مراد آباد اور سہارنپور سے انہوں نے دینی تعلیم کی تکمیل کی۔ زمانۂ طالب علمی ہی میں انہوں نے سیاست میں دلچسپی لینا شروع کر دی اور ۱۹۳۷ء میں جمعیت علمائے ہند کے بزرگوں کے ساتھ انہوں نے آزادی کے پلیٹ فارم سے پہلی مرتبہ کام کیا۔ ۱۹۴۱ء میں دینی تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہ وطن واپس پہنچے۔ ۱۹۴۲ء میں انگریزوں کے خلاف چلائی جانے والی زبردست مہم ”ہندوستان چھوڑ دو تحریک“ میں انہوں نے باقاعدہ کام کیا۔ قیامِ پاکستان کے بعد وہ جمعیت علمائے اسلام میں شامل ہو گئے۔ اور انہوں نے مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں بھی درس دینے کا سلسلہ شروع کیا۔ یہ پاکستان میں دینی اور سیاسی میدان میں مفتی صاحب کا پہلا باقاعدہ قدم تھا۔ ۱۹۵۶ء میں وہ جمعیت علمائے اسلام کے نائب امیر مقرر ہوئے اور اسکندر مرزا کے خلاف انہوں نے نعرۂ حق بلند کیا۔ ۱۹۵۹ء میں یونیورسٹی کی طرز پر پاکستان کے دینی مدارس کا ایک وفاق۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نام سے معرضِ وجود میں آیا۔ مفتی صاحب شروع میں اس وفاق کے ناظمِ اعلیٰ مقرر ہوئے اور بعد میں ان کو وفاق کا صدر مقرر کیا۔ ۱۹۶۳ء میں ایوب خان کی حکومت میں بنیادی جمہوریتوں کے ذریعے قومی اسمبلی کے انتخابات ہوئے، جس میں مفتی صاحب نے انفرادی حیثیت سے حصہ لیا اور اپنے مخالفین کو زبردست شکست دے کر وہ پہلی مرتبہ قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ قومی اسمبلی میں آتے ہی انہوں نے ایوانِ اسمبلی میں عائلی قوانین کے خلاف زبردست تقریر کی جس سے ایوبی آمریت لرز اٹھی۔ ۱۹۶۴ء

میں وہ مصر گئے جہاں انہوں نے موتمر عالمی کانفرنس میں شرکت کی اور مسئلہ کشمیر کے متعلق انہوں نے ایک معرکۃ الآراء تقریر کر کے عالم اسلام کو اس مسئلے سے آگاہ کیا۔ اس موقع پر مفتی صاحب نے مصر کے انقلابی لیڈر جمال عبدالناصر سے بھی ملاقاتیں کیں۔ ۱۹۶۶ء میں انہوں نے متحدہ سیاسی محاذ کے پلیٹ فارموں سے کام کیا۔ ۱۹۶۹ء میں انہوں نے ایوب خان کی جانب سے طلب کردہ گول میز کانفرنس میں جمعیت علمائے اسلام کی نمائندگی کی۔ اس گول میز کانفرنس کے بعد مفتی صاحب کی سیاسی بصیرت کی بنا پر جمعیت علمائے اسلام اور لیبر پارٹی کا مشہور زمانہ معاہدہ ہوا۔ ۱۹۷۰ء میں وہ متحدہ دینی محاذ کے نام سے قائم شدہ مذہبی تنظیموں کے اتحاد کے صدر بنے، اس دوران یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ ۱۹۶۸ء میں لاہور میں جمعیت علماء اسلام کا عمومی کنونشن منعقد ہوا تھا، جہاں پر علماء نے ہزاروں کی تعداد میں ایوبی آمریت کے خلاف مظاہرہ کیا تھا، اس موقع پر حضرت مفتی صاحب کو جمعیت علماء اسلام کا جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا تھا۔ اور وہ آخر عمر تک اس عہدہ پر فائز رہے ۱۹۷۰ء میں مفتی صاحب نے جمعیت علماء اسلام کی جانب سے ڈیرہ اسماعیل خان کے علاقے سے عام انتخابات میں حصہ لیا اور ۲۰ ہزار ووٹوں کے رد ہونے کے باوجود انہوں نے دس ہزار ووٹوں کی اکثریت حاصل کر کے ذوالفقار علی بھٹو کو شکست دی۔ ۱۹۷۲ء میں سرحد بلوچستان میں جمعیت علماء اسلام اور نیشنل عوامی پارٹی کی مشترکہ حکومتیں قائم ہوئیں اس موقع پر مفتی صاحب صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ بنے اور تقریباً نو ماہ اسی عہدہ پر فائز رہے۔ مفتی صاحب نے اپنے دور وزارت میں شراب اور جوئے پر پابندی عائد کی، جمعہ کی تعطیل کی، انگریزوں کے لباس کی جگہ قومی لباس جاری کیا، انگریزی کی جگہ اردو کو سرکاری زبان قرار دیا۔ تعلیمی

باقی صفحہ ۲۹ پر

محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم

سید جمیل احمد سحر، بہاولپور

آج سے چودہ سو برس قبل وادیٔ مکہ میں جبکہ پوری انسانیت شرک و بت پرستی کی تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی تھی، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی تشریف آوری ہوئی۔ اس وقت ظلم و بربریت اپنے پورے عروج پر تھی، زیر دستوں کا زندہ رہنے کا کوئی حق حاصل نہ تھا۔ بالادست طبقے کی عیاشیوں اور نفس پرستیوں نے اخلاقی روح کو ہلاک کر دیا تھا۔ سنگ دلی اور شقاوتِ قلبی کا یہ عالم تھا کہ اپنی ہی لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا، مگر ان کا ضمیر انہیں ملامت نہیں کرتا تھا۔ ہر طرف ایک انتشار تھا۔ انسان اور انسان کے درمیان تصادم تھا۔ غلام سازی کا ادارہ دھوم دھڑکے سے چل رہا تھا۔ شراب اور جوئے سے ترکیب پانیوالی ثقافت زوروں پر تھی۔

حاصل مدعا یہ کہ انسان خواہش پرستی کی ادنیٰ سطح پر گر کر درندوں اور چوپایوں کی شان سے بھی دب رہا تھا۔

یہ تھے وہ حالات جن میں محسنِ انسانیت، سرورِ کونین، آقائے دوعالم، اور رحمۃ للعلمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عظیم ترین تبدیلی کا پیغام لیکر اٹھتے ہیں

ہر طرف سے مخالفت و مخاصمت کا سلسلہ چل نکلا ہے۔ بظاہر حالات مایوس کن تھے۔ مگر آپ نے انسانیت کو خدائے وحدہٗ لاشریک سے روشناس کرانے کے لئے جو بیڑہ اٹھایا تھا، تمام تر مخالفتوں کے باوجود اپنے نصب العین کی طرف گامزن رہے آپ کے پیغام نے پورے کے پورے اجتماعی انسان کو اندر سے بدل دیا ایک ہی انگ مسجد سے لیکر گھر تک، مدرسے سے عدالت تک، بازاروں سے لے کر میدان جنگ تک چھا گیا، ذہن بدل گئے، نگاہ کا زاویہ بدل گیا، خیالات کی رو بدل گئی عادات و اطوار اور رسوم و رواج بدل گئے، اخلاقی قدریں بدل گئیں، دستور قوانین بدل گئے، جنگ و صلح کے اسالیب بدل گئے، معیشت و ازدواج کے اطوار بدل گئے اس پوری کی پوری تبدیلی میں جسکا دائرہ ہمہ گیر تھا، ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک خیر و فلاح کے سوا کچھ نہیں ملتا درحقیقت محسن انسانیت کے ہاتھوں ہی انسانی زندگی کو نشاۃ ثانیہ حاصل ہوئی اور آنحضور صلعم نے ایک نظام حق کی صبح درخشاں سے مطلع تہذیب کو روشن کر کے بین الاقوامی طور پر تاریخ کے ایک نئے زرّیں باب کا آغاز کیا، افتتاح کیا، جن جن لوگوں نے آپ کی دعوت پہ لبیک کہی اور حلقۂ بگوشِ اسلام ہوتے انکی کایا پلٹ گئی۔

محسن انسانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، کون و مکاں کی عظیم ترین سچائی کی مشعل لے کر اٹھے، حضورؐ کا کلمہ انتہا درجے کا انقلابی کلمہ تھا، جو لفظی پہلو سے انتہائی مختصر مگر معنوی پہلو سے بے حد عمیق، اس کلمے کی اہمیت تھی کہ جس کا اقرار اسلام میں داخلے کی شرط اول تھا، اسے افضل الذکر قرار دیا گیا، اس کلمہ کو موذنوں نے بلند آواز سے پکارا اس کلمے کو نماز میں شامل کیا گیا۔ یہ کلمہ جس دل میں اترا اس کی کایا پلٹ دی، جس زندگی میں داخل ہوا اس کا نقشہ بدل دیا آپؐ کی سیرتِ طیبہ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی

ہے، کہ آپ کے فرامین پر عمل کرنا دنیاوعقبیٰ کی برکتوں سے نعمتوں سے فیضیاب ہونا ہے۔ اگر ہم محسنِ انسانیت کو نبی کی حیثیت اور ایک داعی کی حیثیت سے دیکھیں تو طائف کی اور مکہ کی گلیوں میں پتھر کھاتے اور پیغامِ حق لوگوں تک پہنچاتے نظر آتے ہیں، اگر ہم آپ کو فوجی جرنیل کی صورت میں دیکھیں تو میدان بدر میں سرفروشانِ اسلام کی صفیں درست فرماتے نظر آتے ہیں! اگر ہم آپ کو مشفق و محترم باپ کی حیثیت سے دیکھیں تو اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات حسرت آیات پر سراپا صبر بنے فرطِ جذبات سے آنسو بہاتے نظر آتے ہیں اگر ہم آپ کو بحیثیت مزدور کے دیکھیں تو مسجد نبوی میں اس کی تعمیر کے وقت پتھر ڈھوتے اور جنگ غزوہ خندق کے موقع پر خندق کھودتے نظر آتے ہیں۔ اگر قاضی اور جج کی حیثیت سے آپکی سیرتِ طیبہ کا مطالعہ کریں تو قریش خاندان کی ایک معزز سارق عورت کا ہاتھ کاٹنے کا بےلاگ فیصلہ صادر فرماتے نظر آتے ہیں۔ ایک فاتح کی نظر سے دیکھیں تو فتح مکہ کے روز یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ کسی عورت بچے یا بوڑھے کو قتل نہ کیا جائے۔ جو گھر بیٹھ جائیں یا ہتھیار ڈال دیں ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائے! جو امان کا خواستگار ہو اُسے امان دی جائے! اگر آپ کو معلّم اخلاق کی حیثیت سے دیکھا جائے تو اصحاب صفہ کو درس دیتے نظر آتے ہیں! اگر بہترین رفیق سفر کی حیثیت سے دیکھیں تو آپ بھی اپنے ذمہ کام لگا کر جلانے کے لئے لکڑیاں جمع کرتے نظر آتے ہیں۔ الغرض یہ کہ زندگی کے ہر شعبے میں آپکی سیرت طیبہ پوری طرح انسانیت کے لئے پوری انسانیت کی رہنمائی کے لئے اکمل صورت میں موجود ہے اگر آج ہم محسن انسانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کو اپنا لیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر لیں گے۔

بزمِ ختم نبوت

ہم سب بہن بھائی شوق سے پڑھتے ہیں

میمونہ طاہرہ سرگودھا

یہ ایک بہت اچھا رسالہ ہے ہم اس رسالے کا کافی عرصے سے مطالعہ کرتے ہیں ملک بھر میں شاید ہی کوئی اس جیسا رسالہ ہو اس رسالے کا کوئی ثانی نہیں سارے ہفتے اس رسالے کا شدید انتظار رہتا ہے ہم سب بہن بھائی اسے شوق سے پڑھتے ہیں ہمیں جب سے معلوم ہوا ہے کہ شیزان قادیانیوں کی مصنوعات ہیں ہم نے ان سے بائیکاٹ کر دیا ہے خدا سے یہی دعا ہے کہ خدا اس رسالے کو بہت ترقی عطا فرمائے۔

آمین :-

بالاکوٹ میں رسالہ ختم نبوت

محمد صادق فاروقی کھیت سرائش

الحمد اللہ آپ کا شائع کردہ رسالہ پڑھا اور بندہ کو اشد خوشی ہوئی اور ساتھ بڑی تعجب کی بات یہ ہے کہ آپ کا شائع کردہ رسالہ ختم نبوۃ میں نے بالاکوٹ کے اکثر دکانداروں کے ہاں مطالعہ کے لئے دیکھا بالاکوٹ کے دکانداروں کا کہنا ہے کہ جب ہم نے ختم نبوۃ کا رسالہ پڑھا تو اس کے بعد ہم نے شیزان بوتل کا بالکل بائیکاٹ کر دیا میں نے اکثر بالاکوٹ سے قبل دیہاتوں میں بڑے بڑے لوگوں کے پاس یہ رسالہ دیکھا ہے۔ اور خاص کر تمام نوجوان لوگ اس کا مطالعہ عام کرتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اللہ پاک اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت کی خود حفاظت فرماتے ہیں یہ اللہ پاک کا ہم بندوں پر بڑا کرم ہے۔

جتنی تعریف کی جائے کم ہے

محمد اسلم قیصرانی جبروارہ ہو!

کافی عرصہ سے رسالہ ختم نبوت کا بڑے شوق سے مطالعہ کرتا ہوں۔ ماشاء اللہ رسالہ ختم نبوت اپنی مثال آپ ہے۔ اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خوبصورت رسالہ کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

تصحیح اشعار و نعت

رسالہ ختم نبوۃ میں مولنا منتظر درانی کی نعت شریف شائع ہوئی ہے۔ جسمیں شعر نمبر ۱ میں "ہو دلے" کے بجائے "سودائے" ہے

اور شعر نمبر ۵ مطلع ہے:-

کیا شان ہے یہ مسجد نبوی کی جہاں میں
مندر کو کلیسا کو بھی شرمائے مدینہ

حکیم محمد ارشد خان درانی کرور

پاکستان
دور دراز

ختمِ نبوت کانفرنس صدیق آباد (ربوہ)

رپورٹ ـــــ محمد ندیم نمائندہ خصوصی، گوجرہ

صدیق آباد میں ملک گیر ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بہت بڑی فتح و کامرانی ہے۔ جس کا سہرا مجلس کے بانی پاسبانِ ختم نبوت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے سر ہے بقول مولانا محمد اشرف ہمدانی وہ وقت بھی تھا جب امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ، خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ اور دوسرے اکابرین ترستے تھے کہ وہ کونسا دن ہوگا جب ہم ربوہ میں داخل ہوں گے اور رسول اللہ کی ختم نبوت کا پرچم لہرائیں گے عقیدہ ختم نبوت کی اشاعت و تبلیغ کیلئے کام کریں گے ـــــ کبھی وقت تھا کہ کوئی مسلمان ربوہ میں داخل ہونے کا تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ ربوہ میں متوازی، خود مختار حکومت قائم تھی۔

قادیانیوں کی اجازت کے بغیر کوئی پتہ نہ ہلتا تھا۔ کسی مسلمان کا داخل ہونا گویا موت کے پروانے پر دستخط کرنا تھا۔ نامعلوم کتنے لوگ اس جرم میں قتل کر دیئے گئے ـــــ مگر آج دو چار نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں شمع رسالت کے پروانے ختم نبوت کے پرچم اٹھائے، جوق در جوق، گروہ در گروہ، جلوس در جلوس اور قافلہ در قافلہ کاروں، بسوں اور ویگنوں پر سوار ہو کر دیکھتی آنکھوں سے اور چمکتے سورج تلے بڑی شان و شوکت اور وقار کے ساتھ ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت مردہ باد کے فلک شگاف نعرے لگاتے ہوئے آرہے ہیں۔ کسی قادیانی کو یہ جرأت نہیں کہ وہ کسی مسلمان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھ سکے یا مسلمانوں کو ربوہ میں داخل ہونے اور ختم نبوت زندہ باد کہنے سے روک سکے ـــــ ایک وقت تھا کہ قادیانیوں کو کافر کہنا سنگین جرم تھا۔ عقیدہ ختم نبوت کا پرچار بغاوت اور ملک دشمنی تصور کیا جاتا تھا۔ ختم نبوت کا نعرہ بلند کرنے والوں کو پابند سلاسل کیا جاتا، مقدمات کی زد میں لایا جاتا، ہراساں و پریشان کیا جاتا، ہتھکڑیاں اور بیڑیاں پہنائی جاتیں، اور قادیانیوں کو کافر کہنے سے "حکماً" روکا جاتا ـــــ لیکن آج وہ وقت بھی مسلمانوں کو دیکھنا نصیب ہوا ہے کہ مرزائیوں کو کافر نہ کہنا جرم بن چکا ہے۔ قادیانیت کی تبلیغ قانوناً ممنوع قرار پا چکی ہے۔ ختم نبوت کا منکر پابند سلاسل ہے۔ آج حب الوطنی قادیانیت دشمنی سے مشروط ہو چکی ہے۔ ربوہ میں مسلمانوں کے تین عالیشان مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ لوائے قادیانیت ہمیشہ ہمیشہ کیلئے سرنگوں ہو چکا ہے ـــــ یہ رنگ ہے ختم نبوت کے شہیدوں کے لہو کا، جنہوں نے ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں تحفظ ختم نبوت کیلئے اپنی جانیں تو قربان کر دیں مگر پرچم ختم نبوت کو سرنگوں نہ ہونے دیا۔

ہمارے اکابر کی طویل جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ آج ربوہ میں قادیانیوں کا سالانہ جلسہ رچانے وہ ظلی حج کا درجہ دیتے تھے) بند ہو چکا ہے اور مسلم کالونی ربوہ میں عظیم الشان چھٹی سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں سب سے پہلے حضرت مولانا خان محمد صاحب امیر مرکزیہ نے ۲۶ جولائی ۱۹۷۶ء کو پہلی نماز پڑھائی تھی صدیق آباد میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد (سالانہ) مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمودؒ کا بہت بڑا تاریخی اور دور رس نتائج کا حامل فیصلہ و کارنامہ تھا۔ آج مولانا کا لگایا ہوا یہ پودا اپنی جڑیں مضبوط کر چکا ہے۔

کانفرنس کا مقصد

اس کانفرنس کے انعقاد کا مقصد جہاں قادیانیوں کی اسلام دشمن، ملک دشمن اور عرب دشمن سرگرمیوں سے عوام و حکومت کو آگاہ کرنا، اور انہیں انکی ذمہ داریوں کا احساس دلانا ہے۔ وہاں انکی اندرون و بیرون ملک خطرناک سازشوں اور مکروہ عزائم کا پردہ چاک کرنا بھی ہے۔ کانفرنس کا ایک مقصد پاکستان کی بقا اور سالمیت کا تحفظ بھی ہے کانفرنس کا ایک اہم مقصد قادیانیوں کو ان کے گھر میں جا کر، اسلام اور مرزائیت کا مقصد سمجھانا، ان کو مرزائیت کے جال سے نکلنے میں مدد دینا اور اسلام کی حقانیت کو ثابت کرتے ہوئے انہیں کھلے دل سے دعوتِ اسلام دینا بھی ہے۔ حسب سابق امسال یہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۸۔ ۹ اکتوبر بروز جمعرات و جمعہ کو منعقد ہوئی جس میں ملک بھر سے آئے ہوئے مقررین و علماء کرام نے عوام الناس سے خطاب کیا۔ ذیل میں مقررین کی تقاریر کے اہم اقتباسات پیش کئے جا رہے ہیں۔

پہلے دن کی کارروائی

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حق و باطل کا ٹکراؤ ازل سے ہے۔ پہلا معرکہ اس وقت ہوا جب ابلیس نے حضرت آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا۔ حق و باطل کا آخری معرکہ سچے مسیح اور جھوٹے مسیح کے درمیان ہوگا۔ اللہ نے نبوت کا تاج سب سے پہلے حضرت آدم کے سر پر سجایا

اور آخر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ خود آقا کا فرمان ہے کہ میں وجود کے اعتبار سے مقدم ہوں اور بعثت کے اعتبار سے مؤخر۔ انہوں نے قادیانیت کا پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ مرزا قادیانی نے ۱۸۹۰ء میں مہدی ۱۸۹۲ء میں مسیح اور ۱۹۰۱ء میں نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس سے پہلے مبلغ اسلام کا روپ دھار کر لوگوں کو دھوکہ دیا۔ اس نے قصر نبوت کے مقابلہ میں نئی عمارت کھڑی کی بلکہ اسلام کے ہر اصول کے مقابلے میں اپنا اصول پیش کیا۔ قرآنی آیات کو خود پر چسپاں کیا۔ اس طرح ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے مرزا کے جھوٹے دعوے بیان کرنے کے بعد کہا کہ مرزا قادیانی نے انگریز کی بھرپور خدمت کی۔ انگریز کی اطاعت کیلئے کتابیں لکھیں۔ بقول مرزا جس سے پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔ مرزا قادیانی نے جنگ آزادی ہند کے شرکاء کو ولد الحرام اور بد اخلاق لکھا۔ خود کو انگریز کا خود کاشتہ پودا بتایا۔ جنگ آزادی کے بعد مجاہدین نے ایک دوسرے محاذ پر کام کیا اور وہ تھا انگریز کے وفاداروں سے جنگ۔ انہوں نے کہا نہایت افسوس کی بات ہے کہ مرزا قادیانی آزادی ہند کا بدترین مخالف تھا لیکن قیام پاکستان کے بعد مرزائی جماعت کو پاکستان میں پھلنے پھولنے کا موقع دیا گیا۔ اور مرکز بنانے کے لئے انہوں نے ایک شہر کوڑیوں کے بھاؤ خریدا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ انشاء اللہ ایک دن صدیق آباد میں صرف صدیق اکبرؓ کو ماننے والے ہی آباد ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایوب دور میں شورش کاشمیریؒ کی ہائی کورٹ نے قادیانیوں کو مسلمان قرار دیا لیکن آج پاکستان کی ہی ایک عدالت نے انہیں کافر قرار دیا ہے۔ انہوں نے بانی مجلس تحفظ ختم نبوت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت بخاریؒ نے مسلمانوں کو ناموس محمدؐ کیلئے متحد کر دیا۔ اور گیارہویں صدی میں جو کام حضرت مجدد الف ثانیؒ سے اللہ نے لیا وہ کام ۱۴ ویں صدی میں حضرت بخاری سے اللہ نے لیا۔ اس موقع پر امیر شریعت زندہ باد کے نعروں سے پنڈال گونج اٹھا۔ مولانا جالندھری نے مزید کہا کہ ۱۹۴۶ء کے جداگانہ انتخابات میں مسلم لیگ نے قادیانیوں کو مسلم قرار دیتے ہوئے مسلمانوں کے ووٹ دلائے تو حضرت بخاریؒ نے اُس وقت مسلم لیگ کو للکارا اور مسلم لیگ کی اسی غلطی کی وجہ سے ۱۹۵۳ء میں تحریک چلی۔ تمام مکاتب فکر کے مسلمانوں نے حضرت بخاری کی قیادت میں متحد ہو کر قوت ایمانی اور حب رسولؐ کے بل بوتے پر یہ جنگ لڑی تھی آج بھی مسلم لیگ برسر اقتدار ہے اُسے چاہیے کہ وہ قادیانیوں کے لئے نرم گوشہ اختیار نہ کرے۔ تمام قادیانیوں کو پاکستان کی بقاء کے لئے کلیدی عہدوں سے علیحدہ کر دے اور حکومت کو چاہیے کہ وہ از سر نو قادیانیت کے مسئلہ پر غور کرے۔ انہوں نے اسلم قریشی کیس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جس شخص نے ۶۰ دن تک اسلم قریشی کا پرچہ درج نہیں کیا تھا اُسے گرفتار کیا جائے تو یہ کیس حل ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلم قریشی کا خون زمین پر گرا اور اتنا جوش مارا کہ اس کے قاتل اپنے بیڈ کوارٹر چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ قادیانی اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے ۲۰ سال تک منصوبہ بندی کرتے رہے اور ۱۱ کروڑ روپیہ بھٹو کے الیکشن پر خرچ کیا گیا۔ قادیانی بھٹو دور کو اقتدار میں آنے کی آخری سیڑھی سمجھتے تھے لیکن اللہ نے انہیں گردن کے بل زمین پر پٹخ دیا۔ اور بھٹو کو اسمبلی نے ہی انہیں کافر قرار دیا۔ یہ اللہ کا کرنا تھا۔ جیسے فرعون کے گھر میں موسیٰ کی پرورش کرائی اسی طرح بھٹو اسمبلی سے ہی اللہ نے قادیانیوں کو کافر قرار دلوایا۔

مولانا عبدالغفور حقانی

مجلس علماء اہلسنت کے راہنما مولانا عبدالغفور حقانی نے کہا کہ اکابرین کی طویل جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ آج ہم ربوہ والوں کے سینے پر کھڑے ہو کر ختم نبوت کا اعلان کر رہے ہیں۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے مسلم لیگ کو کہا کہ پاکستان تمہیں مبارک ہو ہم پاکستان کے رضاکار ہیں لیکن تم آستین کے سانپ قادیانی گروہ کو پرے ہٹا دو۔ تو ہماری تمہاری کوئی لڑائی نہیں لیکن اس وقت کی مسلم لیگ نے ہم پر گولی چلائی اور قادیانیوں کو پھلنے پھولنے کا موقع دیا۔ آج بھی مسلم لیگ کی حکومت ہے اور سارا ملک دھماکوں کی زد میں ہے قادیانیوں نے اسلم قریشی کے بعد احسان الٰہی ظہیرؒ کو بم سے اڑا دیا بجائے ختم نبوت کو اغوا کرایا۔ اگر یہاں اسلام نافذ ہوتا تو ایسا ہرگز نہ ہوتا۔ انہوں نے کہا اگر ضیاء اور جونیجو اجازت دیں تو ہم اسلم قریشی کے قاتل ۳۰ دن میں دکھا سکتے ہیں۔ ہم

کانفرنس کے صدر

پہلی نشست کے صدر : مولانا انوار الحق نور پشاور

دوسری اور تیسری نشست کے صدر: حضرۃ الامیر مولانا خان محمد مدظلہ

تیسری نشست کے مہمان خصوصی: حضرت مولانا ہدایت اللہ شاہ بیجو۔

چوتھی نشست کے صدر: حاجی طیب اختر لاہور

پانچویں نشست کے صدر مولوی فقیر محمد آف فیصل آباد

چھٹی نشست کے صدر: حضرت امیر مولانا خان محمد صاحب

ان نشستوں میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد یعقوب، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد طفیل ارشد مولانا عبدالرؤف جتوئی۔ مولانا خدا بخش شجاع آبادی اور مولانا اللہ وسایا نے سر انجام دیئے۔

تلاوت:- قاری محمد رمضان، قاری یار محمد، قاری فیض نذیر، قاری عبدالرحمان چانڈیو۔ قاری محمد اسحاق، قاری عبدالسلام اور قاری محمد عبداللہ نے کی،

نعت و نظم:-

طاہر برادران جھنگ، سلمان گیلانی، سید امین گیلانی، صوفی احمد بخش چشتی، حافظ محمد شریف منچن آبادی، حافظ لیسین گجر۔

نبی اور انکی جماعت کے دشمن کو ہرگز معاف نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو لگام دیئے بغیر ملک میں امن بحال نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ قادیانی تخریب کاری میں ملوث ہیں۔ قادیانی مرتد اور تخریب کار ہیں۔

مولانا غلام قادر

جمیعت علماء اسلام شکارپور سندھ کے رہنما مولانا غلام قادر نے کہا کہ ہم متحد ہو کر ہی قادیانیوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ مسئلہ ختم نبوت ہمارا محتاج نہیں بلکہ ہم محتاج ہیں، ہم اگر کام نہ کریں تو خدا قادیانیوں کے لیے کافی ہے کیا اس نے کعبہ کی حفاظت نہ کی تھی؟

ہمارے کام کی مثال درخت کی سی ہے جو اس سے کٹ جائے گا خود بخود خشک ہو جائے گا۔ انہوں نے حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ختم نبوت کا تحفظ نہیں کرے گی۔ اپنے ایمان کا تحفظ ہمیں خود کرنا ہو گا۔ انہوں نے بتایا کہ قادیانی اب پنجاب سے بھاگ کر سندھ آ رہے ہیں لیکن ہم انہیں وہاں سے ملک دشمن قرار دے کر بھگا دیں گے۔

مولانا انذر قاسمی

مجلس عمل سیالکوٹ کے راہنما مولانا محمد انذر قاسمی نے امیر مرکزیہ کی قیادت پر اظہار اعتماد کرتے ہوئے کہا کہ ہم آخری دم تک اسلم قریشی کی بازیابی کے لیے جدوجہد کرتے رہیں گے۔ اسلم قریشی کیس میں سیالکوٹ قادیانی جماعت کا امیر بھی ملوث ہے۔ مرزا طاہر کو بھی شامل تفتیش کیا جائے۔ جونیجو نے جو وعدہ کیا تھا وہ جھوٹا نکلا ہے اور آج قادیانی حکومت کی شہ پر ملک سے فرار ہو رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ سر ظفر اللہ کی والدہ کے گاؤں کے قریب کالروالہ میں قادیانیوں نے طاہر کی ویڈیو کیسٹ دکھانے کا پروگرام بنایا لیکن ہم نے انتظامیہ کی مدد سے اس پروگرام کو ناکام بنایا اور کیسٹ نہ چلنے دی۔

مولانا محمد عبداللہ ایبٹ آباد

صوبہ سرحد کے اہلحدیث کے راہنما مولانا محمد عبداللہ نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو فوج اور سول کی کلیدی آسامیوں سے الگ کیا جائے۔ ان کا کالجوں میں داخلہ بند کیا جائے یہ خود کو مسلمان ظاہر کر کے کالجوں میں داخلہ لیتے ہیں۔ اور مسلم طلبہ کا حق تلف کرتے ہیں۔

انہوں نے چنیوٹ اور فیصل آباد کے تاجروں سے اپیل کی کہ وہ ربوہ میں مسلم مرکز کو مضبوط کرنے اور غریب لوگوں کو روزگار فراہم کرنے کے لیے ربوہ میں فیکٹریاں لگائیں۔ انہوں نے مرکزی مجلس سے ایبٹ آباد میں ایک عظیم الشان سالانہ کانفرنس کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اور اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

مولانا احسان احمد دانش

مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا احسان احمد دانش نے کہا کہ خدا کی زمین کو گستاخان رسول سے پاک کرنا مجلس کا نصب العین ہے۔ اور قادیانیت نام ہے منکرین ذات باری تعالے کا۔ قادیانیت نام ہے ختم نبوت اور قرآن وحدیث کے انکار کا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی گستاخ اور نظریۂ پاکستان کی مخالف ہے۔ اس جماعت کا نہ ملک سے کوئی تعلق ہے اور نہ اسلام سے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کا تعاون واتحاد ہمیشہ پھل لایا ہے۔ اور اسی وجہ سے صدارتی آرڈیننس نافذ ہوا۔ اور آج کراچی سے پشاور تک لوگ ختم نبوت کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ اور دنیا کا کوئی قانون ہمیں روک نہیں سکتا۔

مولانا عبدالحئی جام پور

مجلس تحفظ حقوق اہلسنت کے صدر مولانا عبدالحئی آف ڈیرہ غازیخان نے کہا کہ مرزائیت میں رہے سہے دم کو ختم کرنے کے لیے اتحاد اور عزم صمیم کی ضرورت ہے۔

نبی آخر الزماں نے فرمایا تھا کہ میرے بعد ۳۰ دجال آئیں گے۔ اور دعویٰ نبوت کریں گے، مگر میں آخری نبی ہوں۔ ہمارے دور کا دجال مرزا قادیانی اور اس کی ذریت ہے۔ جو اسلام کا لیبل لگا کر مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ انہوں نے مولانا خان محمد مدظلہٗ کی قیادت پر اظہار اعتماد کیا اور اپنی جماعت کا مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہوئے کہا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ مدرسین حضرات دوسرے عنوانات کی طرح خاص طور پر (ذہین طلبہ) کو ختم نبوت اور رد قادیانیت پر علما کو تیار کریں تاکہ وہ ہر مقام پر ختم نبوت کا پیغام پہنچا سکیں۔

● شبان ختم نبوت ہری پور ہزارہ کے سیکرٹری جناب اورنگ زیب نے کہا کہ ختم نبوت کا پرچار اور تحفظ ہر کلمہ گو مسلمان کا فریضہ ہے۔ حضور اکرمؐ کی شفاعت کے لیے ناموس رسالت کا تحفظ ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے انبیاء کرام کی شان میں اس قدر سنگین گستاخیاں کی ہیں کہ نہ تو کوئی زبان بیان کر سکتی ہے۔ اور نہ کوئی کان سن ہی سکتا ہے۔ اور نہ کوئی آنکھ پڑھنا گوارہ کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم رسول عربیؐ کے دشمن مرزائیوں اور ان کے پشت پناہوں کو ہرگز ہرگز معاف نہیں کریں اور لڑتے لڑتے اپنی جان بھی قربان کردیں گے۔

● مولانا احمد یار آف دہاڑی نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت سے متعلقہ مطالبات ومسائل ہماری سستی کی وجہ سے حل نہیں ہو رہے اگر ہر مسلمان اپنے اپنے مقام پر ختم نبوت کا پرچار کرے تو ہمارے مطالبات پورے ہو سکتے ہیں۔

● جمعیت طلبۂ اسلام چنیوٹ کے جناب مرغوب الرحمان نے کہا کہ ہمارے بزرگوں نے قادیانیت کے محاذ پر تقریری وتحریری کام کیا نتیجتاً قادیانیت پس منظر میں چلی گئی۔ آج حکمران طبقہ ختم نبوت کے مسئلہ میں مخلص نہیں ہے۔ اس لیے نوجوان طبقہ میدان عمل میں آ کر اپنا فرض ادا کرے

مولانا عبدالحق مجاہد

مولانا عبدالحق آف ملتان نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا بالکل واضح ہے۔ اس

کا انکار نصف النہار کے سورج کا انکار کرنا ہے۔ اس مسئلہ پر سب سے پہلا اجماع صحابہ کی جماعت نے کیا اور حضرت صدیقؓ نے مسیلمہ کذاب پر نازک حالات میں لشکر کشی کرکے ختم نبوت کی اہمیت واضح کردی۔ امیر حمزہؓ کے قاتل حضرت وحشیؓ مسیلمہ کو قتل کرنا قابل فخر سمجھتے تھے۔

مولانا محمد عبداللہ سندھی

سکھر کے عالم دین مولانا عبداللہ سندھی نے کہا کہ انگریز نے جہاد کو منسوخ کرنے اور اپنے اقتدار کو مضبوط کرنے کے لئے غلام احمد قادیانی کو بطور نبی کھڑا کیا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جہاد کو منسوخ صرف نبی ہی کر سکتا ہے انہوں نے کہا کہ ایک سچا مسلمان، ماں باپ رشتہ دار اور برادری کو چھوڑ سکتا ہے، مگر اسلام کو نہیں چھوڑ سکتا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ملک میں ہونے والی تخریب کاری میں قادیانی ملوث ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب تک یہاں سنت صدیقؓ پر عمل کرتے ہوئے مرتد کو قتل نہیں کیا جاتا۔ یہاں امن نہیں ہو سکتا انہوں نے حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ جنرل ضیا کو مطالبات پیش کرنا بھینس کے آگے بین بجانے کے مترادف ہے۔

قاری خلیل احمد بندھانی

سکھر سے عالمی مجلس کے راہنما ممتاز عالم دین ...... حافظ قاری خلیل احمد نے کہا کہ کبھی ہم سنا کرتے تھے کہ پنجاب میں ایک شہر ربوہ ہے۔ جہاں منکرین ختم نبوت رہتے ہیں، جو بڑے لوگ ہیں آج ہی ہمارے بزرگ پیر بخاریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا محمد علیؒ جالندھری، قاضی احسان احمد، اور مولانا مفتی محمود کی جد وجہد کی بدولت ربوہ کھلا شہر قرار پا چکا ہے۔ شہداء کے خون کے صدقے آج ہم ربوہ میں علی الاعلان کانفرنس کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شہداء ۱۹۵۳ء کا خون ہمیں یہ درس دیتا ہے کہ اگر ہم قربانی دیتے رہے تو انشاء اللہ پاکستان سے مرزائیت کا جنازہ نکل جائیگا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ اگر جنرل ضیا نے ختم نبوت کے سلسلہ میں منافقت ترک نہ کی تو پھر اس کا انجام بھٹو سے بھی بدتر ہوگا، انہوں نے سکھر وساہیوال کیس کے ملزموں کو بھی پھانسی دینے کا مطالبہ کیا۔

مولانا مفتی مقبول احمد

جمعیت علما برطانیہ کے راہنما مولانا مفتی مقبول احمد نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا طاہر، برطانیہ کو مضبوط پناہ گاہ سمجھ کر گیا تھا لیکن علما اس کے تعاقب میں لندن پہنچ گئے۔ آج علما اور مسلمانوں کی بیداری کی وجہ سے قادیانی لندن میں کوئی کھلا جلسہ نہیں کر سکتے۔ حالیہ ختم نبوت کانفرنس لندن کے وسیع وعریض ویمبلے ہال میں منعقد ہوئی اور ہال بھر گیا سینکڑوں لوگ جلسہ کی کارروائی نہ دیکھ سکے کانفرنس کے بعد مقامی لوگوں نے کہا کہ ہم نے آج تک اس ہال کو بھرا ہوا نہیں دیکھا۔ اس کانفرنس کے مقابلے میں قادیانیوں نے کونسل سے اجازت لے کر جلسہ کی تشہیر بذریعہ ٹی وی کی تو ہم نے کونسل کو بتایا کہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں اور ان کو اسلام کے نام پر جلسہ کی اجازت نہ دیں ورنہ حالات خراب ہو جائیں گے انہوں نے ہمارا موقف سمجھنے کے بعد قادیانی جلسہ پر پابندی لگادی! اسی طرح انہوں نے ایک دن جمعہ کے روز جلسہ کا پروگرام بنایا، دعوتی کارڈ تقسیم کئے، لیکن ہم نے مسلمانوں کو جانے سے منع کیا اور جلسہ ناکام ہوگیا۔ صرف ۲۰ قادیانی سامعین تھے اور ۲ واں مقرر ربوہ کا دوست محمد تھا۔ اب برطانیہ میں مسلمانوں کی ناکہ بندی کی وجہ سے مرزا طاہر امریکہ بھاگ گیا ہے۔ اسی طرح برطانوی ایگزیکٹیو کونسل کے اجلاس میں بھی قادیانیوں کو ذلت کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے قادیانیوں کو مسلمانوں کا نمائندہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے دو ٹوک اعلان کیا کہ اب طاہر کے لئے ایک ہی سلامتی کا راستہ ہے وہ مسلمان ہو جائے یا پھر وہ بحر اوقیانوس میں غرق ہوکر رہے گا۔ ہم برطانیہ میں اس کا عرصہ حیات تنگ کر دیں گے۔

جناب عبدالحمید رحمانی،

مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے راہنما جناب عبدالحمید رحمانی نے کہا کہ مقامی انتظامیہ و پولیس جماعت کے ساتھ بھرپور تعاون کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ننکانہ میں کسی قادیانی کے مکان، دکان یا عبادت گاہ پر کلمہ نہیں لکھا ہوا، انہوں نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ دنوں ایک بدبخت قادیانی نے ختم نبوت کا اشتہار پھاڑا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک پر جوتے والے برش سے سیاہی پھیر دی۔ ہم جلوس کی صورت میں احتجاج کرتے ہوئے تھانے گئے اور دفعہ ۲۹۵ سی کے تحت پرچہ درج کروایا۔ اس دفعہ کے تحت پاکستان میں شاید یہ پہلا پرچہ تھا جو درج ہے۔ مگر مرزائی نواز عناصر اس دفعہ کو ختم کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اب تک قریباً ننکانہ میں ۱۰ مرزائی مسلمان ہو چکے ہیں۔ انہوں نے مرزا طاہر کے بیان کی مذمت اور اس حوالے سے حکومت پر تنقید کی اور ملک کی وحدت پر زور دیا۔

مولانا عبدالروف الازہری

اسلام آباد کے مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالروف الازہری نے کہا جب امیر شریعتؒ فوت ہوئے تو قادیانی اخبار نے لکھا کہ کہاں ہیں عطاء اللہ شاہ بخاری آج بخاریؒ کے رضاکار تمہارے سینے پر کھڑے ہیں۔

لیکن قادیانیوں اب تم بتاؤ کہ تمہارا مرزا کہاں ہے مردود بشیر الدین کہاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضیاءؔ تم نے خود آرڈی ننس نافذ کیا ہے اس کی لاج تو رکھو اور عمل درآمد کراؤ ورنہ ختم نبوت کے پروانے شبان ختم نبوت و یوتھ فورس کی شکل میں قادیانی معابد سے کلمہ ہٹا کر دم لیں گے۔ اور جو اسے ذرا سی رکاوٹ بنے گا۔ اس کا گھیراؤ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن میں جو مسلم لیگی امیدوار قادیانیوں کے خلاف کام کرنے کا اعلان نہ کرے اسے ووٹ مت دو کیوں کہ جو نبیؐ کا وفادار نہیں وہ ہمارا محافظ کیسے ہو سکتا ہے۔

مولانا جمال اللہ الحسینی

سندھ کے عالم دین مولانا محمد جمال اللہ الحسینی نے اپنے خطاب میں الزام لگایا کہ جھوٹا گروپ میں قادیانی ہاتھ تھا اور جب ہم نے یہ بات بے نقاب کی تو جھوٹا گروپ غائب ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ اسی طرح قادیانی شیعہ، سنی فساد، دھماکوں، تخریب کاری اور نسلی فسادات میں ملوث ہیں اور بے شمار لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار رہے ہیں، کراچی میں قادیانیوں نے کرفیو کے دوران دکانیں جلائیں اور جب بھاگے تو ان کے شناختی کارڈ کے فارم ملے تھے انہوں نے کہا کہ مرزائی جارحیت کا جواب طاقت سے دیا جائے اور اپنے دلوں میں قادیانی نفرت کو جگہ دیں۔

جناب طاہر رزاق

جناب طاہر رزاق نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانی روس، امریکہ اور اسرائیل کے ایجنٹ ہیں ہمارے ایٹمی راز قادیانی ہی اسرائیل کو پہنچاتے ہیں۔ قادیانی اسرائیلی فوج میں بھی شامل ہیں اسلام آباد میں قادیانی لٹریچر تقسیم کرنیوالا پروفیسر جمیل احمد قادیانی تھا۔ روسی سفیر کی دعوت ایک قادیانی نے کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ملکی فسادات اور تخریب کاری میں قادیانی ہاتھ کام کر رہا ہے۔ انہوں نے ۱۹۶۵ء کی جنگ قادیان کے حصول کے لئے کرائی تھی۔ ظفر اللہ نے اپنے محسن قائد اعظم کا جنازہ تک نہ پڑھا۔ یہ اکھنڈ بھارت کے حامی ہیں انہوں نے بڑے جذباتی انداز میں کہا کہ اگر عاشقان رسول زندہ ہیں تو پھر گستاخان رسول قادیانی زندہ نہیں رہ سکتے۔ جیسے صدیقؓ کے ہوتے ہوئے جھوٹا مدعی نبوت مسیلمہ کذاب زندہ نہیں رہ سکتا ہے، انشاء اللہ ہم جھوٹی نبوت کو مسمار کر رہیں گے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مبلغ ختم نبوت مولانا اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ حضور کا فرمان ہے کہ جو کوئی اسلام کو ترک کر کے کوئی اور مذہب اختیار کرے اسے قتل کر دیا جائے، لہٰذا اس دھرتی پر سؤر، کتا، تو زندہ رہ سکتا ہے۔ مگر مرتد کو زندہ رہنے کا حق نہیں انہوں نے کہا کہ قادیانی مرتد ہی نہیں بلکہ زندیق بھی ہیں کیونکہ یہ کفر کو اسلام کے نام پر پیش کرتے ہیں، مرتد کے لئے تو ۳ دن کی مہلت ہے مگر زندیق کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے انہوں نے مرتد کی شرعی سزا نافذ کرنے کا مطالبہ کیا اور شرکا سے تائید حاصل کی انہوں نے جونیجو سے ۱۶ فروری کا وعدہ پورا کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔

مولانا حفیظ الرحمن

مولانا حفیظ الرحمن نے کہا کہ مسلمانوں کے اتحاد کی وجہ سے قادیانی مسئلہ حل ہوا۔ قادیانی مرتد اور اسلام کے باغی ہیں حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ مرتد کی سزا نافذ کرے۔ ★

شبان ختم نبوت سرگودھا کے محمد خالد نے کہا کہ جب بھی کسی بدبخت نے تاج و تخت ختم نبوت کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھا تو مسلمان میدان میں آ گئے اور تلوار سے اُس کمینے کا سر قلم کر دیا۔ مرزا قادیانی نے ایسے وقت اشارۂ فرنگی پر دعویٰ نبوت کیا جب حکومت مسلمانوں کی نہ تھی اس نے اپنے ساتھیوں کو صحابی کہا۔ اپنے جانشینوں کو خلیفہ کا درجہ دیا، قرآن میں تحریف کی۔ انبیاء کرام پر رکیک حملے کئے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر الزامات تراشے، مسلمانوں کو گالیاں دیں اور اصحاب رسول کی توہین کی ★

اسلامیہ کالج چنیوٹ کے طالب علم محمد یوسف نے امریکی امداد پر لگائی جانے والی شرائط بالخصوص قادیانی حقوق کی ادائیگی کے متعلق کہا کہ کیا پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو تباہ کرنے، پاکستان کو ختم کرنے اور کلمہ کو استعمال کرنے کی اجازت دینے کا نام قادیانی حقوق کی ادائیگی ہے؟ انہوں نے آرڈی ننس کو دھوکہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کو اپنی عبادت گاہوں میں منبر و محراب اور مینار بنانے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ ★

مولانا قطب الدین آف بھاولنگر نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت کے متعلق مسلمانوں کے جذبات بہت نازک ہیں۔ اس مسئلہ کیلئے مسلمان ہمیشہ چٹان ثابت ہوا، ہم نے اپنے علاقے میں ۲ سال تک انتظامیہ کو کہا کہ کلمہ کی حفاظت کرو لیکن انتظامیہ نے بات نہ مانی بالآخر نوجوانوں نے اپنی قوت کا مظاہرہ کیا تو پانچ گھنٹے کے نوٹس پر انتظامیہ نے کلمہ طیبہ کی حفاظت کی۔

قاری بشیر احمد آف ہری پور ہزارہ نے کہا کہ جو گروہ نبیؐ کا وفادار نہیں وہ مسلمانوں اور پاکستان کا وفادار کیسے ہو سکتا ہے انہوں نے اعلان کیا کہ شبان ختم نبوت ہری پور ہزارہ ہر مقام پر مرکز کی اطاعت کرے گی۔ ہر حکم کو بجا لائے گی۔

خوشتاب

قاری سعید احمد اسد

قاری سعید احمد اسد نے ایک مثال پیش کرتے

ہوئے کہا کہ ہمارے علاقے میں ایک پٹھان آیا۔ اپنی بکریاں کھیت میں چھوڑ دیں۔ مالک نے اسے بکریاں کھیت سے نکالنے کو کہا تو پٹھان نے بندوق اٹھا لی، مالک قرآن لے آیا، اور پٹھان کو قرآن کا واسطہ دیا تو پٹھان نے کہا کہ میں قرآن کو مانتا ہوں مگر بکری نہیں مانتی، یہی حال جنرل ضیا کا ہے کہ وہ تو اسلام کو مانتا ہے مگر اس کا ماسوں (امریکہ) نہیں مانتا۔ ضیا نے تو اسلام کو اغوا کر لیا وہ اسلم قریشی کو کہاں برآمد کرے گا۔ انہوں نے امریکہ کو ظالم قرار دیتے ہوئے کہا کہ ظالم کی گود میں بیٹھ کر کوئی اسلام نافذ نہیں کر سکتا۔ انہوں نے خود پر جھوٹے مقدمات قائم کرنے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ میرے جسم کے ایک ایک ٹکڑے سے ختم نبوت زندہ باد کی آواز آئے گی انہوں نے اعلان کیا کہ حضرت الامیر کے حکم پر کلمہ طیبہ کے تحفظ کے لئے شبان ختم نبوت خوشاب و سرگودھا کے ۲۰ ہزار نوجوان ربوہ کا گھیراؤ کرنے کو تیار ہیں۔

★

مولانا نذیر احمد تونسوی آف کوئٹہ نے کہا کہ ختم نبوت اسلام کا اساسی عقیدہ ہے۔ جس کے لیے بے شمار انسانوں نے قربانیاں دیں اور دیتے رہے۔ اس وقت بلوچستان میں ایک بھی قادیانی عبادت گاہ نہیں ہے آرڈی ننس کے نفاذ سے قبل کوئٹہ میں ایک عبادت گاہ تھی جو اس وقت سیل پڑی ہے، اور عنقریب ہم قبضہ حاصل کر کے دم لیں گے، انہوں نے بتایا کہ شمس الدین شہید کے گاؤں میں قادیانیوں کا سرکاری طور پر داخلہ بند ہے۔

مولانا امیر حسین گیلانی

جمعیت علماء اسلام پنجاب کے امیر مولانا امیر حسین گیلانی نے فرمایا کہ مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کافر ہے۔ یہ امت مسلمہ کیلئے ناسور کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہمارے اکابر کی جدوجہد کا ثمرہ ہے کہ آج قادیانیوں کو کافر کہتے اور فقہی فقہی ایسی نظمیں پڑھتے ہیں تو کوئی ہمارا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ انہوں نے صدارتی آرڈی ننس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب جعلی انسپکٹر، جعلی فوجی اور جعلی صدر برداشت نہیں اور فوراً گرفتار کیا جاتا ہے تو جعلی کلمہ استعمال کرنے والوں اور ”محمد عربی“ کے نام کو غلط طور پر استعمال کرنیوالوں کو کیوں گرفتار نہیں کیا جاتا۔

مولانا نے جھنگ میں مولانا حق نواز پر پولیس تشدد کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ”محمد عربی“ کے دشمنوں کے ساتھ نازیبا برتاؤ اور انتقامی کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے واقعہ کی عدالتی تحقیقات اور مولانا حق نواز کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ اس واقعہ میں مولانا حق نواز یا ان کے ساتھیوں کا کوئی ہاتھ نہیں بلکہ یہ دیوبندی بریلوی کو لڑانے کی حکومتی سازش ہے۔

قاری محمد یوسف قاسمی

بریلوی مکتبہ فکر کے راہنما اور انجمن تحفظ ختم نبوت لاہور کے راہنما قاری محمد یوسف قاسمی نے حضرت امیر مرکزیہ کی عظیم خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ انجمن تحفظ ختم نبوت، لاہور میں ارتداد کی سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے جاتی ہے اور ہم دیوبندیت و بریلویت کی بجائے محمدیت کا پرچار کرنا اور مصطفوی کہلانا چاہتے ہیں انہوں نے امریکی امداد پر قادیانی شرط کے حوالے سے تنقید کی اور موجودہ حکومت کو امریکہ کا دل قرار دیا انہوں نے دھمکی دی کہ اگر قادیانیوں نے مسلمانوں کو دھمکیاں دینا بند نہ کی تو پھر ربوہ بھی نہیں بچے گا انہوں نے آرڈی ننس کے نفاذ کا بھی مطالبہ کیا۔

خطیب سندھ مولانا عبدالحمید لنڈ نے کہا سچا نبی وہ ہوتا ہے جو اپنے سے پہلے انبیاء کی تصدیق کرے جب حضرت محمدؐ کے آنے کے بعد آدم و نوح کا کلمہ نہیں چل سکتا تو مرزا دجال کا کلمہ کیسے چل سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کعبہ ایک ہے مگر نمازی بے شمار، ہمارا نبی ایک ہے امت بے شمار جس طرح ایک عورت کے دو شوہر نہیں ہو سکتے اسی طرح ایک امت کے دو نبی نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے ضیاء الحق کی قادیانی نواز سرگرمیوں کی بھرپور مذمت کی

دوسرے روز کی کاروائی

مولانا زاہد الراشدی

ممتاز عالم دین مولانا زاہد الراشدی نے بتایا کہ ڈاکٹر عبدالسلام فروری ۱۹۸۶ء میں امریکی سینیٹ کے اراکین سے ملا اور انہیں ایک چٹھی دی جس میں پاکستان کو دی جانے والی امداد پر شرائط لگانے کی اپیل کی تھی، اس چٹھی کی بنیاد پر پاکستان کو دی جانے والی امریکی امداد پر قادیانیوں سے متعلق شرط رکھی گئی ہے انہوں نے مرزا طاہر کے حالیہ بیانات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ مرزا طاہر کا یہ کہنا جھوٹ ہے کہ امریکی مجھے استعمال کرنا چاہتے تھے اور میں نے خطاب کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا اصل بات یہ ہے کہ مرزا طاہر کو امریکی سینیٹ میں خطاب کرنے کی دعوت دینے پر پاکستان کی دینی، سیاسی جماعتوں نے جب شدید احتجاج کیا تو امریکہ نے افغانستان کے حوالے سے اپنے مفادات کی خاطر طاہر کو خطاب کرنے سے روک دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر طاہر کا حالیہ بیان سچا ہے تو پھر وہ پانچ ماہ تک خاموش کیوں رہا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے برطانیہ میں مسز تھیچر سے ملاقات کر کے انہیں بتایا کہ مرزا طاہر ہمارا ملزم ہے اور اس وقت تمہاری پناہ میں ہے اول اس کی پناہ گاہ منسوخ کر کے پاکستان بھجواؤ یا پھر برطانوی حکومت تفتیش کر کے اس کی حیثیت کا تعین کرے۔ یہی وجہ ہے کہ اب مرزا طاہر لندن چھوڑ کر امریکہ بھاگ گیا ہے۔

انہوں نے لندن کی کانفرنس پر بھی روشنی ڈالی اور حاضرین کو بتایا کہ ڈنمارک کی حکومت نے ہمارا موقف درست سمجھتے ہوئے اپنے محکموں کو ہدایت کی ہے کہ قادیانیوں کو مسلم شمار نہ کیا جائے انہوں نے طاہر کو مخاطب کر کے کہا کہ تمہارے لئے ایک ہی راستہ ہے کہ آئین کو قبول کر لو یا پھر

اپنے جھوٹے عقائد سے توبہ کر کے مسلمان ہو جاؤ ورنہ قبر کی تہہ میں بھی تمہارا تعاقب کیا جائے گا۔

مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری

حضرت مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری نے مجلس تحفظ ختم نبوت اور حضرت امیر شریعت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت بخاری نے ۱۹۳۵ء میں جھوٹی نبوت کے نمائندے مرزا بشیر الدین کو للکارا تو جھوٹا نمائندہ سچے نبی کے نمائندے کے سامنے ٹھہر نہ سکا۔ اگر ہمارے اسلاف جہاد نہ ہوتے تو آج ربوہ میں یہ بہار (کانفرنس) نہ آتی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں موجودہ حکومت سے نفاذ اسلام کی قطعاً کوئی امید نہیں اگر ایک طرف ان کا نماز روزہ ہے تو دوسری طرف نور جہاں کی ۔۔۔ اگر بابر محمد علی کو جامعہ اشرفیہ لے جایا جاتا ہے تو دوسری طرف اسے قوم کی بیٹی کا ناچ بھی دکھایا جاتا ہے۔

واقعہ جھنگ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا مولانا حق نواز جھنگوی کو ایک سازش کے تحت گرفتار کر کے تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ اور یہ سازش غیبیان مجھ نے دو فرقوں کو لڑانے کیلئے کی ہے۔ انہوں نے کہا حق نواز یا بھٹو کو قتل کے بعد فرار نہ ہو سکا مگر طاہر کیسے اور کیوں فرار ہو گیا؟ انہوں نے کہا کہ دانش مندی اور اندرونی وحدت کا تقاضہ ہے کہ مولانا حق نواز کو رہا کر دیا جائے

جناب نعیم آسی

جمعیت علماء اسلام سیالکوٹ کے سیکرٹری جنرل جناب نعیم آسی نے کہا کہ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب تم مولانا حق نواز پر اتنا ظلم کرو جتنا تم کل کو سہہ سکو۔ انہوں نے کہا کہ مولانا جھنگوی کے ساتھ نامناسب سلوک وزیر اعلیٰ کی ذاتی دلچسپی کی بنا پر ہوا ہے واقعہ جھنگ دو فرقوں کو لڑانے کی سازش ہے انہوں نے کہا کہ اگر بھٹو پھانسی پا سکتا ہے تو یہ مضبوط قلعے والا بھی پھانسی چڑھ سکتا ہے ان کے ساتھ بھی مولانا جھنگوی والا سلوک ہو سکتا ہے انہوں نے کہا کہ ایس پی پولیس نے اقرار کیا ہے کہ مولانا حق نواز کی تقریر قابل اعتراض نہ تھی اور نہ وہ واقعہ جھنگ میں ملوث ہیں اور مولانا جھنگوی کسی فوجداری مقدمہ میں بھی مطلوب نہیں تو پھر حکمرانوں کے پاس مولانا جھنگوی کی گرفتاری کا کیا جواز ہے۔ ہم مولانا جھنگوی کے لیے اپنی جان کو بھی خطرہ میں ڈال کر جدوجہد کرنے سے باز نہیں آئیں گے

ملک رب نواز چنیوٹی

انقلابی محاذ کے صدر ملک رب نواز نے کہا ہے بزرگوں کی بصیرت کا نتیجہ ہے کہ قادیانیوں کو کافر کہنے پر جو تعزیرات پاکستان ہم پر لگتی تھی آج قادیانیوں پر لگ رہی ہے جو رسول اللہ کے دستور کو قبول نہیں کرے گا اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔

قادیانی پاکستان کے وفادار نہیں ہیں۔ لیاقت علی کو سید اکبر نے نہیں بلکہ ایک قادیانی نے قتل کیا تھا جو ظفر اللہ اور عبداللہ کا منظور نظر تھا ظفر اللہ نے قائد اعظم کا جنازہ نہ پڑھا۔ اس نے قادیان کو محفوظ رکھنے کے لیے مسئلہ کشمیر پیدا کیا۔ لیاقت علی کے قتل کے بعد قادیانی کمیونسٹ اتحاد قائم ہو چکا ہے اور قادیانی سکھوں کے ساتھ مل کر پنجاب کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ [illegible] کے الیکشن میں [illegible] قادیانیوں کے ووٹوں سے ایم پی اے بنا تھا۔ اور ہمارے اختلاف کی وجہ سے ہی آج جنرل اعظم زندہ ہے وہ ہزاروں افراد کا قاتل ہے۔ انہوں نے مرزا طاہر کے بیان کو جھوٹا قرار دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ نے مسئلہ افغانستان کی وجہ سے طاہر کو گھاس نہیں ڈالی۔ ورنہ ۱۹۵۳ء میں قادیانی ظفر اللہ کے کہنے پر بھی گندم نہ دینے کا امریکہ نے اعلان کیا تھا انہوں نے کہا کہ علامہ انور شاہ کشمیری کی راہنمائی سے علامہ اقبال قادیانیت کے دام میں آنے سے بچ گئے۔ اور انہوں نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی فکر دی

حافظ محمد اکبر

احراری راہنما حافظ محمد اکبر نے قادیانیوں کو متنبہ کیا کہ اگر پہاڑیوں پر کام کرنے والے مسلم مزدوروں کے راستے میں کوئی رکاوٹ پیدا کی گئی تو قادیانی مزدور بھی ربوہ میں کام نہیں کر سکیں گے انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں سے ناجائز اراضی واگزار کرا کے اس کے مکینوں کو الاٹ کی جائے ربوہ میں تعمیر کی جانے والی چار دیواری کی تعمیر نہ کی جائے۔

مولانا محمد یوسف بہاولپوری

مولانا محمد یوسف بہاولپوری نے کہا کہ امت کی بقاء کا راز جہاد میں مضمر ہے جذبہ جہاد کا زوال امت کا زوال ہو گا اس لیے جہاد کو جاری رکھیں۔ مرزا قادیانی نے جہاد کے خلاف اتنا مواد لکھا کہ بقول اس کے اس سے ۵۰ الماریاں بھر سکتی ہیں انہوں نے کہا کہ قادیانی نظریہ پاکستان اور جہاد کے منکر اور ۔۔۔ ملک اور اسلام کے دشمن ہیں اس لیے منکرین جہاد قادیانیوں کو فوج سے نکال دو ورنہ ہماری سرحدیں خطرہ میں ہیں۔

● متحدہ عرب امارات کے نمائندے شیخ اشتیاق حسین نے امیر مرکزیہ مولانا خان محمد صاحب اور مجلس کی خدمات کو سراہا اور لندن میں جمعیت اہلسنت کے مجلس کے ساتھ تعاون سے ہونے والے کام کا ذکر کیا اور اعلان کیا کہ ہم مجلس کے ساتھ قیامت کی صبح تک تعاون جاری رکھیں گے۔

● مولانا قاضی اللہ یار آف ربوہ اور شباب ختم نبوت کے راہنما سرفراز خان نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور کہا کہ حق بات کہنے والے علماء جیلوں میں ہیں ان کے لیے نظر بندیاں ہیں جب کہ قادیانی آزاد ہے کیا اس کا نام آزادی ہے۔

مولانا سید منظور احمد شاہ حجازی

مولانا حجازی نے فرمایا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا کسی اسلامی مکتبہ فکر سے کوئی جھگڑا نہیں اور نہ اس کا مروجہ سیاست سے کوئی تعلق ہے جب بھی مسلمان قادیانیوں کے

خلاف میدان عمل میں آتے ہیں تو ان کی بھرپور کوشش ہوتی ہے کہ مسلمانوں کو حکومت سے ٹکرا دیں اور ہم یہ جائیں ۱۹۷۴ء میں قادیانی اقلیت قرار پائے اور نیا موقف سمجھا کر حکومت کو ٹکرانے میں کامیاب ہو گئے لیکن اس کا بدلہ ہم نے ۱۹۸۴ء میں اسمبلی کے ذریعے لیا اور قادیانی اقلیت قرار پائے اور اپنا موقف سمجھا کر حکومت کو قادیانیوں کے تعاقب میں لگا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم حکومت کے مخالف نہیں ہیں مگر بے غیرت بھی نہیں ہیں حکومت ہمارے جذبات کا احترام کرے۔ انتظامیہ اپنا فرض ادا کرے ہمارے کارکن آرڈیننس کی خلاف ورزی کی نشاندہی کریں اور انتظامیہ بغیر ٹکراؤ کے کلمہ کی حفاظت کرے اگر انتظامیہ کسی دیوار پر ضیاء و جونیجو کے خلاف نعرے برداشت نہیں کر سکتی تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ ہم ناپاک جگہ پر کلمہ برداشت نہیں کرتے۔ اللہ انتظامیہ کو عقل کے ناخن دے۔

• مولانا عبدالرحیم صدیقی شکر گڑھ نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اسلام آخری دین ہے ہر عربی عجمی کو اسلام سیکھنا، اس کو پھیلانا اور مسلمانوں کی نمائندگی کرنا۔ مسلمان امت کا فرض ہے۔ انہوں نے تحذیر الناس کی روشنی میں نبوت، زمانی، مکانی اور مرتبی کی تشریح کی۔

مولانا محمد احمد ننکانہ

مولانا محمد احمد آف ننکانہ نے کہا حضور کے صحابہؓ آپس میں نرم اور دشمن کے مقابلہ میں سخت تھے اگر ہم نے سنت صحابہؓ پر عمل نہ کیا اور قادیانی اسی طرح پر دندناتے رہے تو پھر ہم مٹ جائیں گے اور اللہ کی مدد سے محروم ہو جائیں گے انہوں نے کہا اسلام کے نام پر ووٹ لینے والے حکمران ختم نبوت کے تحفظ کے تقاضے پورے کریں

• مولانا منظور احمد نے کہا مسیلمہ کذاب کے مقابلے میں وحشیؓ آئے اور مرزا قادیانی کے خاتمے کے لیے حضرت امیر شریعت میدان میں نکلے مدعی نبوت کے لیے حضرت صدیقؓ کا فیصلہ دلیل نہیں بلکہ "تلوار" تھا۔ آج بھی سنت صدیقیؓ پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

مولانا عبدالغفور

مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے راہنما مولانا عبدالغفور نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بہاولنگر میں کلمہ طیبہ کی حرمت کو قائم کرنے کے لیے طلبہ کے مظاہرے نے ثابت کر دیا ہے کہ ہماری انتظامیہ صرف طاقت کی زبان سمجھتی ہے۔ پھر آرڈیننس پر عمل کرواتی ہے انہوں نے مزید کہا کہ ملک میں انسانی لاشوں کے پرخچے اڑا دیئے ہیں۔ جانور انسانی لاشیں نوچ رہے ہیں مگر جنرل ضیاء کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔

• مولانا عبدالرؤف آف اسلام آباد نے نشستِ چہارم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بہاولنگر کے کارکن اے سی منچن آباد کو لگام دیں کہ وہ علماء کے خلاف زبان درازی نہ کرے۔ انہوں نے بتایا کہ اے سی منچن آباد کے پاس مولانا عبدالرحیم اشعر کا ایک کیس تھا۔ وہ ان دنوں جنوبی افریقہ قادیانی مقدمہ لڑ رہے ہیں۔ اس لیے علیحدہ ایک چٹھی وزارت قانون سے لکھوا کر بھیجی لیکن اے سی نے کوئی احترام نہ کیا۔

مولانا خدا بخش شجاع آبادی

مبلغ ختم نبوت مولانا خدا بخش نے کہا ہم صد سالہ جدوجہد کے نتیجے میں ربوہ پہنچے ہیں انشاء اللہ ہم تدریجاً اور حکمت کے ساتھ قادیانیت کو منظر سے ہٹا دیں گے جب تک مرزائیوں نے قادیان کو نہ چھوڑا۔ مولانا محمد حیات صاحب قادیان میں رہے۔ اب طاہر ربوہ چھوڑ کر لندن بھاگ گیا ہے تو مجلس نے وہاں بھی اس کا تعاقب شروع کر دیا ہے اور مجلس کا دفتر قائم کر دیا ہے ہم اسے لندن سے بھی بھگا دیں گے۔ انہوں نے کہا قادیانی نجس ہیں ان کے سینوں اور عبادت گاہوں سے کلمہ مٹانا انتظامیہ کا فرض ہے۔

• ہزارہ کے مولانا گوہر رحمان نے کہا ختم نبوت کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ دلیل پیش کرنے والے کا ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ قادیانیت کے خاتمہ کے لیے سنتِ صدیقیؓ کے احیاء کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ عیب دار جانور قربانی کے قابل نہیں ہوتا تو عیب دار شخص کیسے ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا ہم مرزا گاما کانا کی نبوت کو نہیں چلنے دیں گے۔

مولانا عبداللطیف شاہکوٹی

مولانا عبداللطیف شاہ کوٹی نے کہا کہ مرزائیت کے محاسبے کے لیے سنتِ صدیق پر اور حضور اکرم کے حکم ( ) پر عمل کرنے کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ جو مرتد ہو جائے اس کے خلاف جلسہ جلوس نہ کرو بلکہ من ارتد فاقتلوہ پر عمل کرو۔

• مولانا عبداللہ خالد آف مانسہرہ نے کہا قادیانیوں سے ہمارا ٹکراؤ کفر اور اسلام کے ٹکراؤ کی حیثیت رکھتا ہے پاکستان میں آرڈیننس کے تحت پہلا کیس مانسہرہ میں درج ہوا جس کی وجہ یہ تھی کہ ایک قادیانی نے مسلمان کو السلام علیکم کہا تھا جس پر عدالت نے اسے ایک سال قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ مسلمان قادیانیوں کو قانون کے حوالے کریں تو یہ مسئلہ ختم ہو جائے گا۔

• اللہ دتہ مجاہد آف قصور نے کہا کہ خلیفہ اول صدیق اکبرؓ نے تمام تر مشکلات و مسائل کے باوجود مسئلہ ختم نبوت کو اہمیت دی اور سب سے پہلے مسیلمہ سے جہاد کر کے اس کی جھوٹی نبوت کا خاتمہ کر دیا۔

مولانا غلام مصطفیٰ

مولانا غلام مصطفیٰ آف بہاولپور نے کہا پاکستان ایک اسلامی نظریاتی ریاست ہے اس کی جغرافیائی و نظریاتی سرحدوں کی حفاظت ہم پر لازم ہے جب کہ قادیانی پاکستان کی جغرافیائی و نظریاتی ہر دو سرحدوں کے دشمن ہیں جب تک فوج میں جرنیل کرنل قادیانی ہوں گے ان کی نحوست کی وجہ سے پاکستان جنگ نہیں جیت سکے گا۔ انہوں نے قادیانیوں کو فوج اور سول کی کلیدی پوسٹوں سے الگ کرنے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ بھارت سے دوستی اور جب سے ان کا رابطہ روس سے ہو گیا ہے اگر

کی فوج میں یہ پہلے ہی شامل ہیں حالانکہ پاکستان نے اسرائیل کو تسلیم بھی نہیں کیا۔

● حاجی محمد عبداللہ آف ٹنڈو آدم نے کہا کہ قادیانیوں نے نبی آخر الزماں، ازواج مطہرات اور اصحاب رسول کی شان میں گستاخیاں کی ہیں۔ لہٰذا ان کے ساتھ جہاد ہی مسئلہ کا حل ہے۔

مولانا ضیاء الدین آزاد

مولانا ضیاء الدین آزاد کا رونے سخن اسلم قریشی کیس تھا۔ انہوں نے کہا کہ میجر مشتاق اس کیس میں برابر کا شریک ہے قادیانیوں نے اسلم قریشی کو اغوا کیا اس نے اس کیس کو اغوا کیا۔ آج اسی اغوا کیس کو ہضم کرنے کے صلہ میں وفاقی ڈپٹی سیکرٹری بنایا جا رہا ہے۔ حالانکہ وہ پھانسی کا حقدار تھا انہوں نے اس پر شدید احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کے غداروں کا حشر ہمیشہ برا ہوا ہے۔ سکندر مرزا کی مثال تمہارے سامنے ہے۔ انہوں نے کہا حاکمو! اپنی روش بدلو ورنہ ہمیں اپنا طریقہ کار بدلنا پڑے گا۔ ہمارے اسلاف نے ہمیشہ طاقت کے بت کو پاش پاش کیا ہے۔

● مبلغ ختم نبوت مولانا سید مختار الحسن گیلانی نے کہا ہمارے بزرگوں نے جیل میں جا کر سڑکوں پر آ کر گولیوں کے سامنے اور تختہ دار پر بھی ختم نبوت کا ذکر کیا ہے آج ہم یہاں ختم نبوت کا ذکر کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں انشاء اللہ ختم نبوت کا کام اپنی منزل تک پہنچ کر رہے گا۔ مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمود کے فرزند صاحبزادہ طارق محمود کو دعوت خطاب دی تو انہوں نے اپنا وقت صاحبزادہ افتخار الحسن کو دے دیا۔

● صوفی ریاض الحسن آف ڈیرہ اسماعیل خان نے کہا کہ ضیاء کے ایجنٹ ہماری تحریکوں میں رخنہ ڈالتے ہیں ضیاء کے جونیجو نے قریشی کیس حل کرنے کا وعدہ کیا مگر جونیجو بھی جھوٹا نکلا انہوں نے قبائلی عوام کی طرف سے حمایت کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ قبائلی حضرت الامیر کے حکم پر نہ صرف ربوہ بلکہ پاکستان سے فتنہ قادیانیت کو مٹانے کے لیے پوری طرح تیار رہیں۔

مولانا غلام حسین جھنگوی

مولانا غلام حسین جھنگوی نے کہا انتظامیہ کی کیا رخنہ داری ہے کہ قادیانیوں کا تحفظ کیا جاتا ہے اور خواست دینے کے باوجود آرڈیننس پر عمل درآمد نہیں ہوتا۔ پرچے ہو جائے تو گرفتاریاں نہیں ہوتیں۔ انہوں نے جھنگ کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ آرڈیننس پر عمل درآمد کرانے کے لیے ڈی سی، ایس پی کا گھیراؤ ضروری ہوتا نظر آ رہا ہے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں پولیس کی حیلہ سازیوں کی مذمت کی اور قادیانیوں کا بائیکاٹ کرنے کو کہا۔ تاکہ قادیانی اپنی موت آپ مر جائیں۔

● صوفی جمال دین سرگودھا نے کہا کہ دشمنان رسول کے خاتمے کے لیے ہر علاقہ میں تنظیم قائم کریں اور قادیانیوں کا بائیکاٹ کریں۔

● مولانا سید عبدالمالک شاہ نے کہا مسلمان کی عزت جہاد سے ہے جذبہ جہاد بیدار کرو اپنے جذبات کا رخ باطل اور کالے انگریزوں کی طرف کر دو قادیانیت خود بخود ختم ہو جائے گی۔

صاحبزادہ افتخار الحسن

فیصل آباد کے مشہور عالم دین صاحبزادہ افتخار الحسن اس کانفرنس کے آخری مقرر تھے انہوں نے فرمایا کانفرنس میں شریک ہونا میرے آباء کا ورثہ ہے اور میں یہ نہیں چھوڑ سکتا۔ انہوں نے آج مجھے میرے ساتھی ابوالحسنات قادری قاضی احسان احمد، محمد علی جالندھری سید عطاء اللہ شاہ بخاری نظر نہیں آتے کیں باتیں کروں تو کس سے کروں میں کونجوں کی ڈار کا ایک پرندہ ہوں۔ میں تو مولانا تاج محمود کی دوستی کا حق ادا کرنے کے لیے آ گیا ہوں۔ انہوں نے کچھ دیر عوام سے اپنے مخصوص انداز میں خطاب کیا جس کا عنوان تھا وفا

● کانفرنس کی آخری نشست سے طالب علم راہنما مختار اعوان، ظفر بخاری اور مولانا محمد اصغر نے بھی خطاب کیا۔

مولانا احمد میاں حمادی

مشہور سندھی عالم مولانا احمد میاں حمادی نے کہا کہ ہم سب کی عزت و زندگی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و احترام کی وجہ سے ہے۔ دل کو صرف حضور سے یا خواہشات سے وابستہ کیا جا سکتا ہے دوسرے سے نہیں انہوں نے کہا طاقت آزمائی دلیر کا خاصہ ہے قادیانی بزدل اور ڈرپوک ہے۔ یہ چوری چھپے حملہ کرے گا۔ ہمیں متحد ہو کر محاسبہ قادیانیت کے لیے کام کرنا چاہیے۔

● مولانا یار محمد عابد نے مجلس علماء اہلسنت سے اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

مولانا فضل الرحمان احرار

مولانا فضل الرحمان احرار نے کہا کہ انگریز نے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لیے مرزائی نبوت کا ڈھونگ رچایا۔ لیکن مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے فتنہ قادیانیت کے خلاف تمام فرقوں کو متحد کر دیا اور جب انگریز کے زمانے میں کلہاڑی بردار رضاکاروں کا قافلہ بخاری کی قیادت میں آگے بڑھتا تو جیل اور گولی استعمال کی جاتی قیام پاکستان کے بعد جنرل اعظم نے ۱۰ ہزار مسلمانوں کو قتل کرایا۔ مساجد کی توہین کی ان کو سیل کرایا اور اذانیں بند کرائیں

● قاری محمد اسد اللہ عباسی آف مری نے کہا کہ اس سے پہلے مری قادیانیوں کی آماجگاہ تھا دو عبادت گاہیں ۱۹۵۳ء میں مسمار کر دی گئیں تھیں۔ اور وہاں اب مساجد بن چکی ہے۔ اور اب مری میں کوئی قادیانی نہیں ہے یہ مکار و عیار ہیں۔ انہیں حکمت کے ساتھ ختم کرنا چاہیے۔

ملک محمد اسلم کھیلا

رکن قومی اسمبلی ملک محمد اسلم کھیلا نے اپنی زندگی کے حالات بتاتے ہوئے کہا کہ میں نے جوش میں آ کر ربوہ میں ایک قادیانی عبادت کو گرا دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے جونیجو سے ملاقات میں آرڈیننس پر عمل کرنے ربوہ کا نام تبدیل کرنے۔ اسلم قریشی کیس کی تفتیش وفاقی حکومت کے سپرد کرنے کی بات کی تھی اور مذہبی امور کے وزیر

باقی صـ ۲۹ پر

فرار کے وقت مرزا طاہر کے محافظ دستے کے ڈرائیور اختر حسین رانا کا قبول اسلام

دیوار کی اوٹ میں

ندیم رنگپوری بگھور

صدیق آباد میں ۲۹ اکتوبر کو آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں احقر بھی شریک ہوا۔ وہاں ایک نشست میں اعلان ہوا کہ:

"اب آپ کے سامنے وہ نوجوان آتا ہے جو قادیانی پیشوا مرزا طاہر کے فرار کے وقت اس کے محافظ دستے کا ڈرائیور تھا"

چنانچہ وہ نوجوان آیا جس کا حاضرین سے تعارف کرایا گیا، بزرگوں نے اسے سینے سے لگایا اور اس کے سر پہ شفقت کا ہاتھ رکھا، اس نوجوان کا نام ہے "اختر حسین رانا" جو ساہیوال ضلع سرگودھا کا رہائشی ہے جب اس کا نام سٹیج پہ لیا گیا تو میں نے شیر ربانی مولانا محمد اکرم طوفانی مبلغ سرگودھا سے اس کے بارے میں معلومات حاصل کیں، کیونکہ اس نوجوان نے انہیں کے ہاتھ پر اور انہیں کی کوششوں سے اسلام قبول کیا تھا۔ مولانا طوفانی نے کہا کہ بجائے اس کے کہ میں اس کا تعارف کراؤں خود اسی کو بلا لیتا ہوں۔ جو کچھ پوچھنا ہے اسی سے پوچھ لیں۔ میں نے کہا یہ تو اور اچھا ہے کہ براہ راست اسی سے گفتگو ہو جائے گی چنانچہ اسے بلایا گیا۔ ملاقات ہوئی تو اس نے کہا کہ میری بھی آپ سے ملاقات کی خواہش تھی، اچھا ہوا کہ یہ کانفرنس ملاقات کا ذریعہ بن گئی۔

میں نے کہا ——— آپ کا سابقہ گاؤں اور ضلع کونسا ہے؟ اور یہ کہ کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟

رانا اختر ——— میرا تعلق ارلانہ تحصیل نیسنگ ضلع کرنال سے ہے اور میں آپ کو جانتا ہوں۔

وہ کیسے؟ ——— میں نے اس سے پوچھا۔

رانا اختر ——— آپ کا تعلق دودڈہ ضلع خوشاب سے ہے؟

ندیم ——— کبھی تعلق زیادہ رہا ہے "اب بہت کم آنا جانا ہے، ویسے میں سب کو جانتا ہوں

رانا اختر ——— میرا وہاں رشتہ داری کا تعلق

ندیم ——— آپ کسی کا نام بتائیں گے

رانا اختر ——— رانا محمد شفیع اور رانا نثار میرے انتہائی قریبی رشتہ دار ہیں۔

ندیم ——— تب تو آپ کافی قریب ہوئے ——— لیکن یہ بتائیں کہ یہ قادیانیت کے جال میں کیسے پھنس گئے؟

رانا اختر ——— میں کراچی میں تھا تو وہاں ایک قادیانی لیڈر کے ہتھے چڑھ گیا اس نے میرے ذہن کو خراب کیا مختلف قسم کے لالچ بھی دیئے بس میں ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

ندیم ——— اس کے بعد کیا ہوا؟ اور آپ کی ڈیوٹی کیا لگی؟

رانا اختر ——— اس کے بعد انہوں نے مجھے پنجاب بھیج دیا اور میں قادیانی جماعت کے صوبائی امیر مرزا عبدالحق کا ڈرائیور ہو گیا۔ قبول اسلام تک وہیں ڈرائیور رہا۔ یہ جو مرزا عبدالحق ہے، صوبائی امیر کے علاوہ قادیانی اسٹیٹ کی سپریم کورٹ کا چیف جسٹس بھی ہے۔ تمام تنازعے فیصلے کے لئے اسی کے پاس پہنچتے ہیں۔

ندیم ——— ابھی جلسہ میں اعلان کیا گیا تھا کہ آپ کو قادیانی جماعت کے پیشوا مرزا طاہر کے فرار کا علم ہے اور آپ اس محافظ دستے کے ڈرائیور تھے جو مرزا طاہر کی حفاظت پہ مامور تھا۔ کیا یہ صحیح ہے؟

رانا اختر ——— یہ صحیح ہے۔ مرزا طاہر رات کی تاریکی میں فرار ہوا تھا، اس کی کار کے پیچھے قادیانی کمانڈوز کی گاڑی تھی جو سب کے سب مسلح تھے۔ میں اس گاڑی کا ڈرائیور تھا۔ میری یہ ڈیوٹی صوبائی امیر مرزا عبدالحق نے لگائی تھی۔

ندیم ——— وہ کس راستے سے بھاگا ——— اور بھاگنے کی وجہ کیا تھی؟

رانا اختر ——— عام افواہ جو سننے میں آئی اور وہ لوگ جو آپس میں گفتگو کرتے تھے ان سے یہی بات واضح ہوتی ہے کہ مولانا محمد اسلم قریشی اغوا کیس کی وجہ سے مرزا طاہر کو گرفتاری کا خطرہ تھا۔ اس لئے اس نے بھاگنے میں ہی عافیت سمجھی۔

ندیم ——— تو کیا مولانا محمد اسلم قریشی کو

صوفہ سیٹ • کار • ٹریکٹر • موٹر سائیکل کے معیاری پوشش کیلئے
العتیق پوشش ہاؤس
پروپرائٹر محمد خلیق چوہان
بالمقابل نیو خان ٹرانسپورٹ کمپنی
کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ

انہوں نے اغوا کیا تھا؟ اور کیا اس بارے میں کچھ معلومات ہیں؟

رانا اختر ــــــــ مولانا اسلم قریشی کے متعلق چودھری اعظم گھمن نے قادیانی جماعت کی صوبائی میٹنگ میں کہا تھا کہ ہمارے امام نے ہمارے ذمے جو کام لگایا وہ کر دیا قدرتی بات ہے جب اعظم گھمن نے یہ مبہم سی بات کہی تو مجھے جستجو پیدا ہوئی کہ وہ کیا کام تھا بعد میں تحقیق کرنے پر پتہ چلا کہ وہ مولانا قریشی کا اغوا اور ان کا قتل تھا۔ ثابت ہوا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کا اغوا مرزا طاہر کی ہدایت پر ہوا اور اعظم گھمن اس کا اصل کردار ہے۔ جواب فرار ہو چکا ہے۔

ندیم ــــــــ اچھا یہ بتائیے! کہ مرزا طاہر کس راستے سے بھاگا

رانا اختر ــــــــ مرزا طاہر ربوہ سے لالیاں اور وہاں سے نہر کے راستے جھنگ روڈ سے ہوتا ہوا ملتان پہنچا ــــــــ ملتان میں اس نے ڈاکٹر شفیق امیر ضلع کے پاس ڈیڑھ گھنٹہ قیام کیا۔ سکھر کے قادیانی کا نڈور نہ مرزا طاہر کو لینے کے لئے ملتان پہنچے ہوئے تھے، وہ مرزا طاہر کو سکھر لے گئے۔ سکھر میں بھی پروگرام کے مطابق ڈیڑھ گھنٹہ قیام کیا، وہاں کراچی کے قادیانی کا نڈوز پہنچ گئے جو کراچی لے گئے کراچی میں ذرقشت منیر اور احمد مختار ایڈووکیٹ نے پہلے سے کاغذات مکمل کر رکھے تھے، کراچی پہنچتے ہی وہ لندن چلے گئے۔ پی آئی اے میں بہت سے قادیانی بھی موجود ہیں ان کی وجہ سے یہ مرحلہ مکمل ہوا۔

ندیم ــــــــ کیا قادیانیت میں کوئی خوبی دیکھی آخر اسلام قبول کیا اس کی وجہ کیا ہے؟

رانا اختر ــــــــ خوبی نام کی تو کوئی چیز نہیں۔ دور کے ڈھول سہانے۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ یہ بہت اچھی جماعت اور بہت اچھا مذہب ہے لیکن جتنی بد اخلاقی، عیاشی، زناکاری، اس جماعت خصوصاً ربوہ میں ہے، ایسی شاید ہی کہیں ہو۔ اسی صورت حال کی وجہ سے میں بددل تھا پھر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اکرم طوفانی سے ملا تو انہوں نے جو کچھ بتایا وہ بالکل صحیح اور درست تھا، اس وجہ سے میں نے مولانا طوفانی صاحب کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کر لیا۔ مجھے بہت سی داستانیں یاد ہیں، میں مرزا طاہر اور مرزا خاندان کی رنگینیوں اور عیاشیوں کو خوب جانتا ہوں جنہیں تحریری صورت میں قوم کے سامنے پیش کرنے کا ارادہ ہے۔

ندیم ــــــــ رانا صاحب! آپ سے ملاقات کی بہت خوشی ہوئی۔ خدا آپ کو استقامت عطا فرمائے آمین، پس دیوار یا پس پردہ قادیان کی رائل فیملی جو کرتوت کرتی ہے اسے ضرور منظر عام پر لائیں۔ ممکن ہے وہ حالات کسی غیرت مند اور شریف قادیانی کی ہدایت کا ذریعہ بن جائیں۔ اس گفتگو میں، میرے ساتھ مولانا محمد اکرم طوفانی اور کراچی سے ہمارے جماعتی ساتھی سہیل صدیقی بھی موجود تھے۔

حقیقی مسرت ہوئی

محمد ارشد مقارب قائم خان تحصیل اللہ یار

پرچہ پڑھا۔ پڑھکر حقیقی مسرت ہوئی اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ ہو۔ آمین

ہمہ خوبیوں کا حامل

عبید الرحمٰن عثمانی، پنگریو بدین

یہ رسالہ لاجواب و بے مثال ہے اور اس کی شش بھی بے مثال ہے۔ جو تمام خوبیوں کا حامل ہے سب سے بڑی خوشی یہ ہے کہ یہ رسالہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر ڈاکہ ڈالنے والوں کا تعاقب کرتا ہے۔

مملکت خداداد پاکستان میں

آیورویدک کشتہ جات

جڑی بوٹیوں کے نمکیات

قرابادینی مرکبات

تیار کرنے والا عظیم طبّی ادارہ

الحافظ دواخانہ منچن آباد ضلع بہاولنگر

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلباء وطالبات کا صفحہ

محافظ سو گیا

صاحبزادہ محمد محسن الجواد، چونیاں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سنہ ۹ھ میں ایک وفد جسے وفد غامد کہا جاتا ہے حاضر ہوا، جو دس افراد پر مشتمل تھا۔ یہ لوگ اپنا سامان اور سواریاں مدینہ منورہ سے باہر ایک لڑکے کے سپرد کر کے آئے تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے اپنا سامان وغیرہ کہاں چھوڑا ہے۔ انہوں نے عرض کیا ایک لڑکے کے سپرد کر کے آئے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بعد وہ لڑکا سو گیا ایک شخص آیا اور خواجی وغیرہ چرا کرلے گیا۔ انہیں میں سے ایک بولا کہ وہ خواجی تو میری تھی، اور بہت گھبرا گیا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھبراؤ نہیں کیونکہ جب لڑکا اٹھا تو خواجی وغیرہ نہ پا کر اس شخص کے پیچھے بھاگا۔ اور اس کو جا پکڑا۔ اور تمام سامان حاصل کر کے واپس لے آیا ہے۔ وہ لوگ دریافت حال کے لیے اپنے سامان کی طرف لوٹے اور لڑکے سے دریافت کیا، اس نے من وعن پورا واقعہ بیان کر دیا۔ جس پر وہ لوگ اسی معجزے پر ہی مسلمان ہو گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعلیم کے لیے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو متعین فرمایا۔ جنہوں نے انہیں قرآن پڑھایا۔ ضروریات دین سمجھائیں۔ اور کچھ لکھ کر بھی دیئے

اقوالِ زرّیں

ریحانہ خلیل، کروڑ لعل عیسن

- دولت کی ہوس تمام برائیوں کی جڑ ہے۔
- خوفِ خدا اطمینان کا سبب ہے۔
- سنجیدہ بنو مگر تلخ مزاج نہ بنو۔
- بہادر بنو مگر جلد باز نہ بنو۔
- صابر بنو مگر کمینہ پن اختیار نہ کرو۔
- مستقل مزاج بنو مگر ضدی نہ بنو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد نوافل والے کے بارے میں

عبدالبدیع اعوان روڑ سندھ

حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی کرتا ہے۔ میری طرف سے اس کو لڑائی کا اعلان ہے۔ اور کوئی شخص میرا قرب اس چیز کی بہ نسبت زیادہ حاصل نہیں کر سکتا جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ یعنی سب سے زیادہ قرب اور نزدیکی مجھ سے فرائض کے ادا کرنے سے حاصل ہوتی ہے اور نوافل کی وجہ سے بندہ مجھ سے قریب ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں۔ تو پھر میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنے، اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھے، اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ کسی چیز کو پکڑے۔ اور اس کا پاؤں

کیا زیبِ سر، تاجِ ختمِ نبوّت

مقامِ شہِ انبیاءؐ اللہ اللہ — محمدؐ حبیبِ خدا اللہ اللہ

دعائے خلیل اور نویدِ مسیحا — وہ ہیں خاتم الانبیاءؐ اللہ اللہ

مسرت سے جھوم اٹھے عرش اور کرسی — آگئے مجتبیٰؐ، مصطفیٰؐ اللہ اللہ

کیا زیبِ سر، تاجِ ختمِ نبوت — یہ رتبہ خدا نے دیا اللہ اللہ

نبی اب نیا کوئی آئے نہ ہرگز — ہوا ہم پہ فضلِ خدا اللہ اللہ

کرے کوئی دعویٰ ہے دجال بیشک
ہوئی ابتداء، انتہا اللہ اللہ

کیا جو اشارہ، ہوا چاند ٹکڑے — وہ ہر جا کے فرماں روا اللہ اللہ

عدو انکے رستے میں کانٹے بچھائیں — زباں پر ہو جاری دعا اللہ اللہ

یہ احسان رب کی عنایت ہے مجھ پر
ہوا میں بھی نغمہ سرا اللہ اللہ

محمد احسان رانا گورنمنٹ مڈل سکول کروڑ لعل عیسن

بن جاتا ہوں جس سے وہ چلے۔

اگر وہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے، تو میں سب کو عطا کرتا ہوں۔ اور کسی چیز سے پناہ چاہتا ہے تو اس کو پناہ دیتا ہوں

فائدہ: آنکھ کان بن جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا دیکھنا سننا، چلنا پھرنا سب میری خوشی کے تابع ہوتا ہے۔ اور کوئی بات بھی میری خلاف مرضی کے نہیں ہوتی۔

ماں

سلمان احمد صدیقی، خیر المدارس ملتان

● — سخت سے سخت دل کو ماں کی پرنم آنکھوں سے موم کیا جاسکتا ہے۔

● — دکھوں کے ہجوم اور خوشیوں کے طلاطم میں ماں کی عظمت دیکھو۔

● — میں زندگی کی کتاب میں سوائے ماں کے اور کسی کی تصویر نہیں دیکھتا۔

● — ماں ایک مقدس ہستی ہے۔

● — ماں ایک خوشبو ہے جس سے سارا جہاں مہک اٹھتا ہے۔

● — ماں ایک دعا ہے جو سدا سر پر رہتی ہے۔

● — ماں ایک آہ ہے جو سیدھی عرش پر جاتی ہے۔

● — ماں ایک سایہ ہے جو اندھیرے میں اور بھی قریب ہوتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بچوں سے محبت اور شفقت

محمد ارشد تاج دلپور ظاہر پیر

یوں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو تمام انسانوں کے لیے شفیق بنایا تھا لیکن بچوں پر آپؐ خصوصی شفقت کا اظہار فرماتے۔ اور طرح طرح سے ان کی دلجوئی کرتے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پاک میں بچوں کے لیے شفقت و محبت کا ایک سمندر موجیں مارتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ سفر سے تشریف لاتے تو راستے میں جو بچے ملتے ان میں سے کسی کو اپنے ساتھ سواری پر آگے پیچھے بٹھاتے۔ آپؐ بچوں کو خود سلام کرتے ایک صحابیؓ کا بیان ہے کہ میں بچپن میں انصار کے کھجوروں کے باغ میں چلا جاتا۔ اور ڈھیلوں سے مار کر کھجوریں گراتا۔ لوگ مجھ کو آپؐ کی خدمت میں لے گئے آپؐ نے پوچھا کہ ڈھیلے کیوں مارتے ہو، میں نے کہا کھجوریں کھانے کے لیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھجوریں جو زمین پر ٹپک جاتی ہیں ان کو اٹھا کر کھا لیا کرو ڈھیلے نہ مارو یہ کہہ کر دعا دی اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔

گلستان ختم نبوت

دو جہاں میں سب سے بلند آوازہ نام چار یارؓ

بعد احمدؐ سب سے بڑھ کر ہے مقام چار یارؓ

کیوں نہ ہو ورد زباں ہر وقت نام چار یارؓ

ہم فدایان محمدؐ ہیں غلام چار یارؓ

(مرسلہ: عزیز الرحمٰن ناجد ی کروڑ)

بچوں کا ختم نبوت - دلچسپ واقعہ

ایک چھوٹی بچی فرخندہ جبیں جو پانچویں جماعت میں پڑھتی ہے۔ ایک دن کلاس لگی ہوئی تھی استانی بچیوں کو مخاطب ہو کر کہا بچیو یہ جملہ پورا کرو۔

کایا پلٹ دی.........

تو اس بچی نے فوراً ہاتھ کیا۔ استانی نے کہا اچھا کرو جملہ پورا — تو وہ فوراً بولی

"ہفت روزہ ختم نبوت نے مرزائیت کے خلاف کایا پلٹ دی"

استانی مسلمان تھی بچی کی اس برجستہ گوئی پہ خوش بھی ہوئی اور کھلکھلا پڑی اس کے ساتھ پوری کلاس بھی ہنسنے لگی استانی نے اس واقعہ کا ذکر اس کے والد صاحب سے کیا وہ بھی بہت خوش ہوئے اور بتایا کہ یہ ہفت روزہ ختم نبوت باقاعدگی سے پڑھتی ہے۔

ختم نبوت زندہ باد

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

مطب صدیقی

قائم شدہ ۱۹۳۰ء

حکیم ظہور احمد صدیقی

○ رجسٹرڈ کلاس اے ○ فون نمبر ۵۹۹

اوقات مطب ○ جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر موسم گرما ۷—تا—۱۲ ۵—تا—۸ موسم سرما ۹—تا—۲ ۵—تا—۷

○ غرباء کیلئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں۔ ملاقات سے پہلے وقت لینا نہ بھولیں ○ باہر اور دور کے رہنے والے ٹکٹ یا لفافہ واپسی ڈاک پتہ لکھ کر "تشخیص فارم" منگا سکتے ہیں فارم پُر کر کے روانہ کرنے سے دوا آپ کے گھر تک پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔ ۱: مردوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۲: عورتوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۳: عام امراض کا فارم ۴: بچوں کے امراض کا فارم ○ احباب کے کہنے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور قائم کر دیا ہے۔ نادر اور نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

صدیقی دواخانہ (رجسٹرڈ) مین بازار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

قادیانیو! سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ اور اپنی دنیا و آخرت ٹھیک کر لو۔

بقیہ : ربوہ کانفرنس

نے میری یہ باتیں نوٹ بھی کی تھیں اور عمل درآمد کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن اُنہوں نے وہ وعدہ ابھی تک پورا نہیں کیا۔

مولانا عبدالقادر روپڑی

مولانا عبدالقادر روپڑی نے کہا حضور نبی کریم آخری نبی ہیں اور ان کا کلمہ آخری کلمہ ہے آپ کسی اور کلمہ یا نبوت نہیں چل سکتی آپ پہلے جو آپ کو آخری نبی نہ مانتے تو ان کی نبوت بھی ختم ہو جاتی ایسے میں مرزا قادیانی لعنتی کا کلمہ کیسے چل سکتا ہے وہ تو ایک دھوکہ باز شخص تھا۔

اُنہوں نے کہا جو شخص قادیانیوں کی حمایت کرے گا خواہ وہ کسی بھی جماعت کا ہو۔ ہم اُس اُمیدوار کو ووٹ نہیں دیں گے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہمارا خدا امریکہ نہیں، اللہ واحد لاشریک ہے۔ امریکی امداد بند بھی ہو جائے تو ہم پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اُنہوں نے کہا کہ ایک قرارداد پاس ہونی چاہئے کہ قادیانیوں کو تین ماہ میں کلیدی عہدوں سے ہٹا دیا جائے گا۔ ورنہ اُنہیں نہ ہٹانے والوں کو بھی ہٹا دیا

بقیہ : مفتی محمودؒ

اداروں میں اسکولوں سے لے کر یونیورسٹی تک دینی تعلیم کو لازمی قرار دیا۔ جہیز کی لعنت کو ختم کیا اور اس نو ماہ کے دورِ وزارت میں انہوں نے بغیر تنخواہ کے خدمات انجام دیں۔

۱۵ فروری ۱۹۷۳ء کو بھٹو صاحب کی طرف سے سرحد و بلوچستان کے گورنر وں کی برطرفی کے خلاف مفتی صاحب نے احتجاجاً استعفیٰ دیا اور حکومت سے الگ ہو گئے ۱۹۷۴ء میں وکیل ختم نبوت کی حیثیت سے انہوں نے قومی اسمبلی میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے لئے دلائل و براہین پیش کئے اس موقع پر انہوں نے مرزا ناصر قادیانی سے زبردست مناظرہ بھی کیا جس کے نتیجے میں قانونی طور پر مرزائیوں کو کافر قرار دیا گیا۔ ۱۹۷۷ء میں قومی اتحاد کے سربراہ مقرر ہوئے جبکہ ۱۹۷۲ء سے قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے مصروف کار تھے، قومی اتحاد کی تحریک میں انہوں نے اپنی قائدانہ صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ ۱۹۷۸ء میں انہوں نے اسلامی آئین کے وعدہ پر مارشل لاء حکومت سے تعاون کیا اور ایفائے عہد نہ کرنے پر ۱۹۷۹ء میں انہوں نے حکومت سے علیحدگی کا اعلان کیا اور اسلامی حکومت کے قیام کے لئے تحریک چلانے کا اعلان کیا۔ اسی کام کے دوران حج کے ارادے سے وہ گھر سے نکلے کراچی پہنچے۔ جہاں ۱۴ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ مطابق ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو ان کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ انہیں عبدالحکیم میں ہی دفن کیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ پاک مفتی صاحب کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور امتِ مسلمہ کو اپنے اس قائد کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ : بیداری کا وقت

بس وقت آگیا ہے کہ جس کو اٹھنا ہے اٹھے، چلنا ہے چلے اور جس کو اپنے روٹھے ہوئے خدا سے صلح کر لینی ہے کر لے۔ کیونکہ ساعت آخری، نتائج سامنے، مہلت قلیل اور فرصت مفقود ہے۔

اے اللہ کے بندو خبردار ہو جاؤ اور اے مسلمانو خوابِ غفلت سے اٹھو۔ وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وھم لا یسمعون ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون۔ اور خدا کے راستے میں ایسا جہاد کرو کہ جہاد کا حق ادا ہو جائے اور ان لوگوں کی طرح مت بنو جنھوں نے کہا کہ ہم نے سنا حالانکہ انھوں نے کچھ بھی نہیں سنا اللہ کے ہاں مخلوق میں برا آدمی وہ ہے (جو قوت سمع کے باوجود) بہرا اور (قوتِ گویائی کے باوجود) گونگا ہو اور کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں۔

جستجوئے مقصود و توفیق الٰہی

موسم گزر رہا ہے۔ آسمان ہمیشہ مہربان نہیں ہوتا اور وقت جا کر پھر واپس نہیں آتا۔ کئی ماہ سے میں دیکھ رہا ہوں کہ عالم اسلامی میں جو ایک عام حرکت بیداری پیدا ہو گئی ہے اور موجودہ مصائب نے بالخصوص مسلمانان ہند کے دلوں پر جو اضطراب طاری کر دیا ہے وہ ایک اصلی اور حقیقی قوت کار اور ایک آخری فرصتِ عمل ہے جس سے اگر کوئی صحیح اور موصل الی المقصود کام نہ لیا گیا تو پھر ہمیشہ حسرت و ماتم کے سوا کچھ اور نہ ہو گا۔

بقیہ : انجام

اس ذلت اور گستاخی کی مجھے دنیا ہی میں سزا مل جائے گی۔ خدا کی قسم میں ان کے مکان سے پوری طرح نکلنے بھی نہ پایا تھا کہ ان کی دعائیں قبول ہو گئیں۔ یعنی میرے ہاتھ پاؤں بھی بیکار ہو گئے اور میں نابینا بھی ہو گیا۔

میں نے اپنے گناہ اور خطا کی سزا دنیا میں تو پالی اب صرف بخشش کا معاملہ باقی رہ گیا ہے، اب دیکھنا ہے کہ میرا انجام کیا ہوتا ہے.....؟

اس دور کے گستاخانِ صحابہ کو یہ عبرت انگیز واقعہ بار بار پڑھنا چاہئے۔ صحابہ کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو۔

بقیہ : پاکیزہ زندگی

حضور صلی اللہ کے زمانے میں کافروں نے پوری طرح زور لگایا اور مسلمانوں سے ایک نہیں کئی جنگیں کیں لیکن فتح مسلمانوں کی قسمت میں لکھی جا چکی تھی۔ اس لیے کہ اللہ اور اس کے رسول پر ان کا ایمان پختہ تھا۔ وہ صبر، ایثار، جان اور مال کی قربانیوں کی مکمل تربیت حاصل کر چکے تھے۔ ان کے نزدیک دنیا اور اس کی دولت کی کوئی قدر و قیمت نہیں تھی۔ وہ صرف اللہ کی رضا اور آخرت میں نجات چاہتے تھے۔ اسی جذبے نے ان کی ہمت کو بلند کر دیا تھا۔ اپنے خلوص کی وجہ سے اُن کو فتح حاصل ہوئی۔

تبصرہ
ابن حنیف کراچی

قادیانیوں کی ملکی اور غیر ملکی سرگرمیاں

۱۳ اکتوبر ۱۹۸۷ء کے اخبارات میں مندرجہ ذیل خبریں صفحہ اول پر دی گئی ہیں۔

- قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے پر امریکی کانگریس کے ارکان کی ناراضگی۔ قادیانی لابی نے پاکستان کو امریکی امداد کی فراہمی میں رکاوٹیں ڈالنے کی بین الاقوامی مہم شروع کی۔ (جسارت کراچی)
- قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھی جائے گی۔ اعلیٰ عہدوں پر فائز قادیانیوں کی نقل و حرکت کی رپورٹ حکومت کو بھیجنے کی ہدایت (وفاقی حکومتوں کی صوبائی حکومتوں کو ہدایت) (امروز لاہور)
- کمشنر انکم ٹیکس نے تحریک جدید اور انجمن احمدیہ ربوہ کو انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے دیا۔ (جنگ لاہور)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک عرصے سے قادیانیوں کی بیرون ملک سرگرمیوں سے حکومت پاکستان اور عوام کو آگاہ کرتی آ رہی ہے کہ یہ سیاسی گروہ پاکستان میں اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رہا۔ مولانا اسلم قریشی کی گمشدگی یا قتل میں نظر بظاہر ملوث ہونے کے خوف سے مرزا طاہر نے اپنا ہیڈ کوارٹر ربوہ سے نہایت پراسرار حالات میں لندن منتقل کر دیا جہاں برطانوی حکومت نے اپنے اس خود کاشتہ پودے کی نئے سرے سے آبیاری کرنی شروع کر دی۔ حکومت پاکستان پر مظالم کی بے بنیاد گرم بازاری کر کے بہت سے قادیانیوں نے ہالینڈ، جرمنی، ناروے، سویڈن اور دیگر مغربی ممالک میں نام نہاد سیاسی پناہ حاصل کر لی اور اس طرح وہ عالمی سطح پر حکومت پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہو گئے۔ جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے ان کا یورپ میں تعاقب کیا، اور ان کو وہاں قدم قدم پر پرجوش اور عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے حامل غیور مسلمانوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تو یہ گروہ آہستہ آہستہ فرانس سے امریکہ تک اپنے پر پھیلانے لگا۔ اور یقیناً ایم ایم احمد ایسے مرتد جو عالمی بنک امریکہ کے ساتھ وابستہ ہے، کی مکارانہ راہنمائی میں پاکستان کے خلاف اور گہری سازشیں کرنے لگ گیا۔ ایم ایم احمد چونکہ عالمی بنک کے اعلیٰ نظام سے وابستہ ہے۔ اس نے جیسا کہ نظر آتا ہے ہندوستانی لابی کے ساتھ مل کر پاکستان کے خلاف اس قسم کی سازشیں کیں کہ جس سے امریکی امداد میں تعطل پیدا ہو گیا۔ اس کے بعد مرزا طاہر کے لئے امریکی کانگریس کے سامنے خطاب کا پروگرام بنایا گیا جو مسلمانان عالم کی بے پناہ مخالفت کی وجہ سے ممکن نہ ہو سکا۔ اس گروہ کے ارکان نے امریکی کانگریس کے ممبران سے ملاقات کر کے اور اپنی نظریاتی منافقت کا ثبوت دیتے ہوئے پاکستان میں اپنی مظلومیت کا رونا رویا، جس کے نتیجے میں پہلے تو امریکی امداد جیسا کہ مختلف ذریعوں سے پتہ چلا ہے، پاکستان کی امداد مشروط کر دی۔ اور اپنے تئیں اس امداد میں نرم گوشہ رکھا گیا۔ اور بعد میں بھارتی حکومت کے موقف کے ساتھ مل کر پاکستان کی جائز امریکی امداد کی فراہمی میں رکاوٹیں ڈالنے کی بین الاقوامی مہم شروع کر دی جس کے نتائج محتاج بیان نہیں۔ اس ساری سازش کی بات روزنامہ جسارت کراچی نے اپنی رپورٹ میں دی ہے۔ اس منافقانہ اور غدارانہ روش پر حکومت پاکستان کو قادیانیوں سے متعلق عقیدہ ختم نبوت کی بنیاد پر اپنی پالیسی کو نہایت واضح کر لینا چاہئے۔ اور اب جبکہ قادیانیوں کی وطن دشمنی میں کسی قسم کا شک باقی نہیں رہا، ان کے قومی اور بین الاقوامی جرائم میں حکومت کو غور کرتے ہوئے اس وطن دشمن ملک و ملت اور دشمن اسلام فتنے کی باز پرس کرنا چاہئے۔ اگر کسی وجہ سے کسی پریشر یا کسی سیاسی مصلحت کی بنا پر اب بھی اس سے اغماض یا اغراض برتا گیا تو اس کے

لاکھوں میں ایک

سرگودھا کے عوام کو مبارکباد،

اپلیٹ کمشنر انکم ٹیکس فیصل آباد ڈویژن نے قادیانی جماعت اور اس کی ذیلی شاخ تحریک جدید کو انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے ان کو اسلامی رفاہی ادارے قرار دیا۔ (جنگ لاہور ۱۳ اکتوبر ۸۷ء) اس فیصلہ پر سرگودھا سے قومی اسمبلی کے معزز رکن ملک محمد اسلم کچھیلا نے اسمبلی میں تحریک التوا پیش کرنے کی کوشش کی انہوں نے اپنی تحریک کے حق میں کہا کہ یہ تحریک انتہائی اہمیت کی حامل ہے، لہٰذا انہیں باری سے قبل یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت دی جائے، مولانا گوہر رحمٰن نے اس تحریک کی حمایت کی اور کہا یہ معاملہ انتہائی نازک ہے۔ قادیانیوں کو کفر کی تبلیغ کے لئے پیسہ دیا جا رہا ہے۔ لیکن سپیکر نے اجلاس ملتوی کر دیا۔ ملک صاحب نے پوری قومی اسمبلی میں تنہا واک آؤٹ کیا اور اسمبلی سے باہر چلے گئے۔ جبکہ نماز کے بعد واپس آئے ملک صاحب کے اس اقدام پر پورے ملک میں مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے ہم نہ صرف ملک صاحب کو بلکہ سرگودھا کے غیور مسلمانوں کو بھی مبارکباد پیش کرتے ہیں جنہوں نے ایک غیرت مند عاشق رسول ﷺ کو اپنا نمائندہ چنا:۔

نتائج رُعاکم پر بن (خدانخواستہ) اچھے نہ ہوں گے۔ کیونکہ ایم ایم احمد وہی شاطر شخص ہے جس نے مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے لئے اہم رول ادا کیا اور جس کے کردار کے متعلق بنگلہ دیش، پاکستان کے واقفان حال اب کھلم کھلا اظہار کر رہے ہیں۔

اس سلسلے میں یہ خبر خوش آئند ہے کہ حکومت پاکستان نے صوبائی حکومتوں کو قادیانی گروہ کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھنے کی ہدایت کی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ تمام ذرائع بند کر دیئے جائیں جن سے قادیانی ملک اور مذہب دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہیں اس کے لئے ضروری ہے کہ ایک خصوصی مہم شروع کر کے ملک میں موجود قادیانیوں کی فہرست بنائی جائے۔ ان کے شناختی کارڈ یا پاسپورٹ واضح طور پر ان کے قادیانی ہونے کے ثبوت کے ساتھ از سر نو بنائے جائیں اور حتی الامکان ان کے بیرون سفر وجوہ کی پوری تحقیقات کی جائے۔ یہ فہرستیں اسلامی ممالک کو بھی بھیجی جائیں اور مغربی ممالک امریکہ، افریقہ، کینیڈا کے علاوہ کے دیگر ممالک میں سفارتی ذرائع سے ان کی سرگرمیوں کا پتہ چلایا جائے اور بہتر ہوگا کہ انٹیلی جنس کے ماہر افراد کو ان ممالک میں خصوصی طور پر قادیانی سرگرمیوں پر نظر رکھنے کے لئے تعینات کیا جائے امید ہے کہ حکومت پاکستان ان سفارشات پر ہمدردانہ غور کرے گی جہاں یہ سب کچھ ہو رہا ہے وہاں جاری ہیں۔ ورکنگ کے بعض ارکان دینی شعائر و احکام سے ناواقفیت کی بنا پر یا حکومت پاکستان کے لئے مشکلات پیدا کرنے کی خاطر قادیانی مفادات کی سرپرستی کر رہے ہیں جنگ لاہور کی رپورٹ کے مطابق اپیلیٹ کمشنر انکم ٹیکس فیصل آباد نے قادیانیوں کی دو تنظیموں تحریک جدید اور انجمن احمدیہ کے فنڈز کو اسلامی رفاہی ادارے قرار دیتے ہوئے انہیں انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے دیا ہے (انا للہ وانا الیہ راجعون) یہ جانتے ہوئے کہ قادیانیت پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار دی جا چکی ہے اور ان کے فنڈز محض ملک کے خلاف تخریبی سرگرمیوں میں استعمال ہو رہے ہیں یا ارتداد کی تبلیغ کرنے پر صرف ہوتے ہیں فیصل آباد کے اپیلیٹ کمشنر بہادر انکم ٹیکس نے انہیں اسلامی رفاہی ادارے قرار دے دیا ہے مملکت اسلامیہ پاکستان میں یہ انتہائی نازک اور مجرمانہ حرکت ہے جس پر اپیلیٹ کمشنر بہادر سے نہ صرف فوری باز پرس ہونا چاہئے بلکہ ان کو اس منصب سے فوراً ہٹا دینا چاہئے۔

ہم حکومت پاکستان سے اپیل کرتے ہیں کہ خصوصی اختیارات کے تحت کمشنر بہادر کے اس فیصلہ کو فوراً کالعدم قرار دیتے ہوئے ان اداروں کو اسلامی رفاہی اداروں کے تشخص یا تذکرہ سے خارج کر دینا چاہئے۔ یہ ایک اہم اور ضروری قومی و اسلامی فریضہ ہے جس پر فوراً توجہ دینا ضروری ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں اور فیصل آباد ڈویژن کے علماء کو اس معاملہ کی طرف سے مقامی سطح پر ضروری اقدام کرنا چاہئے۔

اس کے ساتھ ممتاز عالم دین اور قانون دان جناب سید ریاض الحسن گیلانی، جناب خورشید احمد گنگوہی ایڈووکیٹ (لاہور) کی توجہ بھی ضروری ہے کہ وہ اس حکم کے خلاف قانونی چارہ جوئی کر کے مسلمانان پاکستان اور حکومت پاکستان کے مفادات کا تحفظ کریں۔

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوۃ

● غرباء کے لیے علاج مفت۔ ● طلبہ و طالبات کو خاص رعایت۔ ● ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لیے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کرلیں۔ ● عام طور پر جسکی امراض مخصوصہ کے لیے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ● دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں۔ ● بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں مرتب شدہ راز میں رہے گی ● عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

ھو الشافی

الحاج حکیم قاری محمد یونس نقشبندی مجددی (ایم اے)
افتخار الاطباء

رجسٹرڈ کلاس اے، فون نمبر ۵۵۱۲۶۵

سابقہ
چشتیہ دواخانہ
قائم شدہ ۱۹۳۵ء

اوقات مطب
موسم گرما: ۷ تا ۲
۵ تا ۹
موسم سرما: ۹ تا ۱
۳ تا ۹
جمعۃ المبارک
۹ تا ۱۲
۵ تا ۹

دواخانہ ختم نبوۃ ۵۶ اے سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

نعت

اُن کی آمد کا مہینہ آگیا!
رحمتِ حق کا سفینہ آگیا!

ہے تصوّر میں نبیؐ کا روئے پاک
خاتمِ دل کا نگینہ آگیا!

ہم نے پستی میں لیا جب ان کا نام
سامنے رفعت کا زینہ آگیا!

دیکھ کر گلشن میں روئے مصطفیٰؐ
گل کو ہنسنے کا قرینہ آگیا!

ہوکے شرمندہ دعائیں دے گیا!
جو بھی اُن تک لے کے کینہ آگیا!

جب تصوّر لے چلا سوئے بہشت
سامنے میرے مدینہ آگیا!

اُسوۂ پاکِ محمدؐ کے طفیل!
مجھ کو جینے کا قرینہ آگیا!

غازیؔ ان کا ہوں غلام ابنِ غلام
یہ شرف سینہ بسینہ آگیا!

مسلم غازی